﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد14 | جمعۃ المبارک09/نومبر2007ء — 28/شوال1428ہجری قمری — 09/نبوت 1386 ہجری شمسی | شمارہ 45

دعا کثرت سے مانگو

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو وہ کثرت سے مانگے کیونکہ وہ اپنے ربّ سے مانگ رہا ہے۔

(مسند عبد بن حمید جلد 1صفحہ434حدیث نمبر 1496)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

یہ طریق راستباز انسانوں کا نہیں ہے کہ کھلے کھلے معجزات سے منہ پھیرلیں اور اگر کوئی دقیق امر ہوتو اس پر اعتراض کر دیں۔

کون ہے جو ہماری طرف آسکتا ہے مگر وہی جس کو خدا ہماری طرف کھینچے۔ وہ بہتوں کو کھینچ رہا ہے اور کھینچے گا اور کئی قفل توڑے گا

”بعض نادان جن کو حق کا قبول کرنا منظور ہی نہیں وہ ثابت شدہ نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور بیہودہ نکتہ چینیوں سے گریز کی راہ ڈھونڈتے ہیں اور ایک دو پیشگوئیوں پر اعتراض کر کے باقی ہزار ہا پیشگوئیوں اور کھلے کھلے نشانوں پر خاک ڈالتے ہیں افسوس کہ وہ جھوٹ بولتے وقت ایک ذرہ خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور افترا کے وقت آخرت کے مواخذہ کو یاد نہیں کرتے۔ مجھے ضرورت نہیں کہ اُن کے افتراؤں کی تفصیل بیان کر کے سامعین کو ان کے سب حالات سناؤں۔ اگر ان میں تقویٰ ہوتا، اگر ان کو ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف ہوتا تو خدا کے نشانوں کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے اور اگر بفرض محال کوئی نشان ان کو سمجھ میں نہ آتا تو انسانیت اور نرمی سے اس کی حقیقت مجھ سے پوچھ لیتے۔ ایک بڑا اعتراض ان کا یہ ہے کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا اور احمد بیگ اگرچہ پیشگوئی کے مطابق مر گیا مگر داماد اس کا جو اسی پیشگوئی میں داخل تھا، نہ مرا۔ یہ ان لوگوں کا تقویٰ ہے کہ ہزار ہا ثابت شدہ نشانوں کا تو ذکر تک منہ پر نہیں لاتے اور ایک دو پیشگوئیاں جو ان کی سمجھ میں نہ آئیں بار بار اُن کو ذکر کرتے ہیں اور ہر ایک مجمع میں شور ڈالتے ہیں۔ اگر خدا کا خوف ہوتا تو ثابت شدہ نشانوں اور پیشگوئیوں سے فائدہ اٹھاتے۔ یہ طریق راست باز انسانوں کا نہیں ہے کہ کھلے کھلے معجزات سے منہ پھیرلیں اور اگر کوئی دقیق امر ہو تو اس پر اعتراض کر دیں۔ اس طرح پر تو تمام انبیاء پر اعتراضات کا دروازہ کھل جائے گا اور آخر کار اس طبیعت کے لوگوں کو سب سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے میں کیا کلام ہے۔ مگر ایک شریر مخالف کہہ سکتا ہے کہ اُن کی بعض پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں جیسا کہ اب تک یہودی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کی کوئی بھی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اُس نے کہا تھا کہ میرے بارہ حواری بارہ تختوں پر بہشت میں بیٹھیں گے مگر وہ بارہ کے گیارہ رہ گئے اور ایک مرتد ہو گیا۔ اور ایسا ہی اُس نے کہا تھا کہ اس زمانہ کے لوگ نہیں مریں گے جب تک کہ مَیں واپس آ جاؤں۔ حالانکہ وہ زمانہ کیا اٹھارہ صدیوں کے لوگ قبروں میں جا پڑے اور وہ اب تک نہیں آیا اور اسی زمانہ میں اس کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اور اس نے کہا تھا کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں مگر کوئی بادشاہت اُس کو نہ ملی۔ ایسے ہی اور بہت اعتراض ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بعض ناپاک طبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کر کے کل پیشگوئیوں سے انکار کرتے ہیں اور بعض حدیبیہ کے قصہ کو پیش کرتے ہیں۔ اب اگر ایسے اعتراض تسلیم کے لائق ہیں تو مجھے ان لوگوں پر کیا افسوس مگر یہ خوف ہے کہ اس طریق کو اختیار کر کے کہیں اسلام کو ہی الوداع نہ کہہ دیں۔ تمام نبیوں کی پیشگوئیوں میں ایسا ہی میری پیشگوئیوں میں بعض اجتہادی دخل بھی ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیبیہ کے سفر میں بھی اجتہادی دخل تھا۔ تب ہی تو آپ نے سفر کیا۔ مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا۔ نبی کی شان اور جلالت اور عزت میں اس سے کچھ فرق نہیں آتا کہ کبھی اس کے اجتہاد میں غلطی بھی ہو۔ اگر کہو کہ اس سے امان اُٹھ جاتا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ کثرت کا پہلو اس امان کو محفوظ رکھتا ہے۔ کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور مَعَ ذٰلِکَ مجمل ہوتی ہے۔ اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس اگر مجمل وحی میں اجتہاد کے رنگ میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو بینات محکمات کو اس سے کچھ صدمہ نہیں پہنچتا۔ پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو اور اس کے سمجھنے میں اجتہادی رنگ کی غلطی ہو۔ اس بات میں تمام انبیاء شریک ہیں۔ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی ہے کہ وعید کی پیشگوئیوں میں خدا پر فرض نہیں ہے کہ اُن کو ظہور میں لاوے۔ یونس کی پیشگوئی اس پر شاہد ہے۔ اس پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے کہ خدا کے ارادے جو وعید کے رنگ میں ہوں صدقہ اور دُعا سے ٹل سکتے ہیں۔ پس اگر وعید کی پیشگوئی ٹل نہیں سکتی تو صدقہ اور دعا لا حاصل ہے۔

اب ہم اس تقریر کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جس نے باوجود علالت اور ضعف جسمانی کے اس کے لکھنے کی ہمیں توفیق دی۔ اور ہم جناب الٰہی میں دعا کرتے ہیں کہ اس تقریر کو بہتوں کے لئے موجب ہدایت کرے اور جیسا کہ اس مجمع میں ظاہری اجتماع نظر آ رہا ہے ایسا ہی تمام دلوں میں ہدایت کے سلسلہ میں باہم ربط اور محبت پیدا کر دے اور ہر ایک طرف ہدایت کی ہوا چلا دے۔ بغیر آسمانی روشنی کے آنکھیں کچھ نہیں دیکھ سکتیں سو خدا آسمان سے روحانی روشنی کو نازل کرے تا آنکھیں دیکھ سکیں اور غیب سے ہوا پیدا کرے تا کان سنیں۔ کون ہے جو ہماری طرف آ سکتا ہے مگر وہی جس کو خدا ہماری طرف کھینچے۔ وہ بہتوں کو کھینچ رہا ہے اور کھینچے گا اور کئی قفل توڑے گا۔ ہمارے دعویٰ کی جڑ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہے اس جڑ کو خدا اپنے ہاتھ سے پانی دیتا ہے اور رسول اس کی حفاظت کرتا ہے۔ خدا نے قول سے اور اُس کے رسول کے فعل سے یعنی اپنی چشم دید رؤیت سے گواہی دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور آپ نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ ارواح میں دیکھ لیا ہے۔ مگر افسوس کہ پھر بھی لوگ اُن کو زندہ سمجھتے ہیں اور ان کو ایسی خصوصیت دیتے ہیں جو کسی نبی کو خصوصیت نہیں دی گئی۔ یہی امور ہیں جن سے حضرت مسیح کی الوہیت کو عیسائیوں کے زعم میں قوت پہنچتی ہے اور بہت سے کچے آدمی ایسے عقائد سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ ہم گواہ ہیں کہ خدا نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اب ان کے زندہ کرنے میں دین کی ہلاکت ہے اور اس خیال میں لگنا خواہ مخواہ کی خاک بیزی ہے۔ اسلام میں پہلا اجماع یہی تھا کہ کوئی نبی گذشتہ نبیوں میں سے زندہ نہیں ہے۔ جیسا کہ آیت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ سے ثابت ہے۔ خدا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بہت بہت اجر دے جو اس اجماع کا موجب ہوئے اور ممبر پر چڑھ کر اس آیت کو پڑھ سنایا۔

اخیر پر ہم گورنمنٹ انگریزی کا سچے دل سے شکر کرتے ہیں جس نے اپنی کشادہ دلی سے ہمیں مذہبی آزادی عطا فرمائی۔ یہ آزادی جس کی وجہ سے ہم نہایت ضروری دینی علوم کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں یہ ایسی نعمت نہیں ہے جس کی وجہ سے معمولی طور پر ہم اس گورنمنٹ کا شکر کریں بلکہ تہ دل سے شکر کرنا چاہئے۔ اگر یہ گورنمنٹ عالیہ ہمیں کئی لاکھ کی جاگیر دیتی مگر یہ آزادی نہ دیتی تو ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ وہ جاگیر اُس کے برابر نہ تھی کیونکہ دنیا کا مال فانی ہے۔ مگر یہ وہ مال ہے جس کو فنا نہیں۔ ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس محسن گورنمنٹ کے سچے دل سے شکر گذار رہیں۔ کیونکہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی نہیں کرتا۔ نیک انسان وہی ہے کہ جیسے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اس انسان کا بھی شکر کرے جس کے ذریعہ اس منعم حقیقی کی کوئی نعمت اس کو پہنچی ہے۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ الراقم میرزا غلام احمد قادیانی۔ یکم نومبر 1904ء۔ روز سہ شنبہ سیالکوٹ۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 244-247 مطبوعہ لندن)

اداریہ

خلافت سے محبت کی اساس۔ محبت الٰہی اور تعلق باللہ

خلافت کی عظمت واہمیت کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے اس کا فہم وادراک آج روئے زمین پر ہم احمدیوں کے سوا اور کسی کو نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے کیونکہ ہم تو اس نعمت الٰہی کے مورد ہیں اور ہر روز اس کی برکات وثمرات سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس نعمت سے محروم ہیں وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ خلیفۂ وقت اور جماعت کا باہمی محبت کا تعلق کس قدر شدید اور پختہ اور مضبوط ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26/اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں اپنی پِتّہ کی تکلیف اور اس کے لئے ڈاکٹروں کی طرف سے آپریشن کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو دعا کی خاص طور پر تحریک فرمائی تھی۔ 27/اکتوبر کو لندن کے پارک سائیڈ اسپتال میں پِتّہ کا آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیابی کے ساتھ ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ اگلے روز اسپتال سے واپس گھر تشریف لے آئے اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضور انور بتدریج روبصحت ہیں الحمد للہ۔ حضور انور ایدہ اللہ نے 2/نومبر کو خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا اور اس میں آپریشن سے متعلق بعض تفصیلات بیان کرتے ہوئے اس موقع پر احباب جماعت کی طرف سے خلافت سے وابستگی اور غیر معمولی محبت وفدائیت کا جو اظہار ہوا اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ للّٰہی محبت اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اس کے ان وعدوں کے مطابق ہے جو اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے فرمائے تھے۔ آپؑ کے دلی محبوں کا گروہ بڑھ رہا ہے اور ان کے دلوں میں مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء سے محبت بھی مسلسل ترقی پذیر ہے۔ ایسی محبت جو سب دنیوی محبتوں کے رشتوں پر حاوی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس اہم نکتہ کی طرف بھی توجہ دلائی کہ خلافت کے ساتھ بے لوث اور بے مثال عقیدت و اخوت جماعت کی مضبوطی اور تمکنت کا باعث بن رہی ہے۔ ''یہ وہ جماعت ہے جس کے ہر فرد بچے، جوان، مرد، عورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت سے محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ پس یہ جماعت احمدیہ کی سچائی اور اس کے اس تمام قدرتوں کے مالک اور واحد ویگانہ خدا کی طرف سے ہونے کی دلیل ہے۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً وہی مسیح ومہدی ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں مبعوث ہونا تھا، جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ آپ کے بعد نظام خلافت یقیناً سچا اور راشد نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کا کام کیا ہے اور خلافت احمدیہ کا نظام بھی اسی اہم کام کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے کا مطلب ہے کہ خدائے واحد ویگانہ کی عبادت اور اس کے احکامات کی تعمیل۔ پس یہ خلافت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ سے محبت کی ہی کڑیاں ہیں''۔

حضور ایدہ اللہ نے اس خطبہ میں احباب جماعت اور خلافت کی باہمی محبت کی اساس اور اس کی غرض وغایت کے جس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے اسے خاص طور پر سمجھنے اور ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہے 'خدائے واحد ویگانہ کی عبادت اور اس کے احکامات کی تعمیل'۔

حضور ایدہ اللہ نے قبل ازیں 13/اپریل 2007ء کے خطبہ جمعہ میں تفصیل کے ساتھ اس اہم نکتہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا تھا کہ 'خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے'۔ اور یہ کہ 'افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دوطرفہ تعلق اس وقت زیادہ مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی'۔ آپ نے فرمایا تھا کہ 'تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو'۔ اسی طرح آپ نے فرمایا تھا کہ 'ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کی صورت میں جاری ہے، فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے'۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جتنا جماعت کا عبادت کا معیار بڑھے گا اتنا ہی جماعت میں وحدت بڑھے گی۔ نماز انسان کو امام کی کامل اطاعت کا سبق دیتی ہے۔ نماز کے لئے امیر غریب، چھوٹے بڑے سبھی بلا امتیاز رنگ ونسل ومقام ومرتبہ ایک امام کے تابع ایک صف میں خدا کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ جماعت جسے ایسی امامت نصیب ہو جو خدا تعالیٰ سے مؤید ومنصور ہے وہی طائفۂ متقین ہے جس کی نماز حقیقی نماز ہوتی ہے۔ ورنہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ امام کی امامت کے منکر ہوں ان کے اپنے مقرر کردہ اماموں کی امامت خدا تعالیٰ کی نظر میں مردود ہونے کے باعث اپنے مقتدیوں کے حق میں کسی قسم کی خیر وبرکت کا موجب نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ لاکھوں کروڑوں افراد جو بظاہر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5) کی چلّا چلّا کر تکرار کرتے ہیں ان کی دعائیں رائیگاں جا رہی ہیں اور آسمان سے ان کی استعانت کی پکار کا کوئی جواب نہیں مل رہا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی علیہ السلام سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ جنہیں آج خلافت حقہ کی صورت میں آسمانی امامت نصیب ہے اللہ تعالیٰ ان کی ہر موقع پر مدد فرماتا ہے، ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور بحیثیت جماعت ان کے حق میں اپنی نصرت وتائید کے عظیم الشان نشانات دکھاتا ہے اور ان کے دشمنوں کو ناکام ونامراد کرتا ہے۔

آیئے ہم اپنے پیارے امام سے محبت کے دعووں کی سچائی پر گواہی اس طرح دیں کہ اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ وعظ وتلقین اور تحریص وترغیب اور دعاؤں اور حسن تدبیر کے ساتھ اپنے کمزوروں کو ساتھ لے کر جماعت میں قیام عبادت کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر کریں تا کہ اس کے نتیجہ میں خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرتے ہوئے ہم مستحکم سے مستحکم تر ہوتے چلے جائیں۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے نصیحت فرمائی ہے کہ:

''ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مضبوط تعلق اور اس کا فیض ہمارے ایمان کی مضبوطی اور دعاؤں سے مشروط ہے۔ پس اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں''۔

خدا تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے رسول اور اپنے پیاروں کی محبت میں بڑھاتا چلا جائے اور ہمارے پیارے امام کی آنکھیں ہمیشہ ہم سب احمدیوں کی طرف سے ٹھنڈی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت وتندرستی والی، فعال، الٰہی نصرتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور تمام مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامرانیوں سے نوازتا چلا جائے اور آپ کی دعاؤں کا فیض ہم سب کو ہمیشہ پہنچتا رہے جو ہمارے لئے خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو کھینچ لانے کا موجب بنتی رہیں۔ آمین یارب العالمین۔

(نصیر احمد قمرؔ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اے خطیب خوش بیاں! آ دیکھ شانِ امتیاز
میرا آقا محرمِ حق اور تُو محرومِ راز

تیرے سجدے رمز اِلَّا اللّٰہ سے واقف نہیں
سردیٔ کردار سے ہے منجمد تیری نماز

گوسفندانِ محمدؐ کا کوئی رہبر نہیں
پاس گرگان کہن بھی کر رہے ہیں سازباز

کس مسیحِ وقت نے پھونکا ہے صورِ اسرفیل
قدسیاں نعرہ زناں آئیند از دور و دراز

کیا کسی عیسیٰ نفس نے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ کہا
کروٹیں سی لے رہی ہے ساقیا! خاکِ حجاز

تیری آہِ صبح گاہی نرم ریز و حشر خیز
تیرے پاکیزہ نفس سے سنگ و آہن بھی گداز

ساقیا! کچھ روز سے تیری نگاہوں کے طفیل
بادۂ مغرب کا عادی پی رہا ہے خانہ ساز

آستانِ شوق کے جلوے ہیں فردوسِ نظر
ساحل امّید کے پھولوں کی خوشبو دل نواز

شش جہت پر چھا گئے اے حُسن! پروانے ترے
کر گئی سرمست ان کو تیری چشمِ نیم باز

ہرخطا کاری سے پہلے میرے من کے چور نے
وقت پر اکثر سجھائی ہے مجھے وجہِ جواز

تیری ستّاری پہ عیبوں کو پسینے آ گئے
ڈھانپ لے رحمت کی چادر میں مرے بندہ نواز!

(چوہدری محمد علی مضطر عارفی)

- آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح ومہدی کی خلافت جو علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی وہ عارضی نہیں بلکہ تاقیامت اس کا سلسلہ رہنا ہے۔
- ہر احمدی کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں اور اس کے غیر میں تقویٰ ایک واضح لکیر کھینچتا ہے۔
- مسیح موعود کے زمانہ میں شیطان کا مغلوب ہونا مقدر ہے مگر اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی تابعدار بننا ہوگا، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔
- دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے۔ وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔
- اے مسیح محمدی کے غلامو! تم وہ نمازیں ادا کرو، وہ عبادات بجالاؤ جس کے اسلوب ہمیں مسیح محمدی نے سکھائے۔
- اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام نظام خلافت کا انعام ہے۔ جو بھی اس انعام کی قدر کرتے ہوئے اس انعام سے منسلک رہے گا اور جو دعاؤں سے اس کی آبیاری کرتا رہے گا، وہ شیطان کے وسوسوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے گا۔ وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی الٰہی وعدوں کے مطابق اپنی جنت کا سامان کرنے والا ہوگا۔
- خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں داخل ہونے کے لئے بھی خالصۃً اس کا ہوکر دعاؤں میں وقت گزارنا چاہئے۔ دعاؤں کے ساتھ اور پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس صدی کو الوداع کہیں اور نئی صدی میں داخل ہوں۔

(صدسالہ خلافت جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام میں شامل دعاؤں کی تفصیل وتشریح اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نہایت اہم تاکیدی نصائح)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقع پر امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

دوسری اور آخری قسط

صدسالہ خلافت جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام میں شامل دعاؤں کی تفصیل وتشریح

سورۃ الفاتحہ:

ان دعاؤں میں سورۃ الفاتحہ ہے۔ کچھ تفصیل کے ساتھ اس پر غور کریں تو اس کا ہر ہر لفظ دین کے قیام واستحکام، اسی طرح خلافت کی مضبوطی اور ہر احمدی کے اپنے ایمان میں ترقی کے لئے ایک عظیم الشان دعا ہے۔ یہ ایک ایسا نور کا مینار ہے جو ہمیں خداتعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑنے کا راستہ دکھاتا ہے اور یہ سورت قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"سورۃ الفاتحہ کا ایک نام ام القرآن بھی ہے کیونکہ وہ تمام قرآنی مطالب پر احسن پیرایہ میں حاوی ہے اور اس نے سیپ کی طرح قرآن کریم کے جواہرات اور موتیوں کو اپنے اندر لیا ہوا ہے اور یہ سورۃ علم وعرفان کے پرندوں کے لئے گھونسلوں کی مانند بن گئی ہے۔"

(اعجاز المسیح۔روحانی خزائن جلد18صفحہ74۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ3)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"سورت فاتحہ کے بہت سے نام ہیں جن میں سے پہلا نام فاتحۃ الکتاب ہے اور اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ قرآن مجید اسی سورت سے شروع ہوتا ہے نماز میں بھی پہلے یہی سورت پڑھی جاتی ہے اور خداتعالیٰ سے جو رب الارباب ہے دعا کرتے وقت اسی (سورت) سے ابتدا کی جاتی ہے اور میرے نزدیک اس سورت کو فاتحہ اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو قرآن کریم کے مضامین کے لئے حَکَم قرار دیا ہے اور جو اخبارِ غیبیہ اور حقائق ومعارف قرآن مجید میں احسان کرنے والے خدا کی طرف سے بیان کیے گئے ہیں وہ سب اس میں بھر دیئے گئے ہیں اور جن امور کا انسان کو مبدء ومعاد (دنیا وآخرت) کے سلسلے میں جاننا ضروری ہے وہ سب اس میں موجود ہیں مثلاً وجود باری، ضرورت نبوت اور مومن بندوں میں سلسلہ خلافت کے قیام پر استدلال اور اس سورت کی سب بڑی اور اہم خبر یہ ہے کہ یہ سورت مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے زمانے کی بشارت دیتی ہے۔"

(اعجاز المسیح۔روحانی خزائن جلد 18صفحہ71-70۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ1)

پس اس کے ہر ہر لفظ پر غور کرکے پڑھنا روحانی ترقی کا باعث ہے اور روحانیت میں ترقی پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بناتی ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات بیان کی گئی ہیں۔ یعنی رب العالمین، رحمان، رحیم، مالک یوم الدین۔ ان صفات کا ذکر میں کافی حد تک اپنے خطبات میں کر چکا ہوں اس وقت میں مختصراً حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے سے اس کا تعلق بیان کر دیتا ہوں جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں ہی بیان کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"الحمدللہ کا مظہر رسول اللہ ﷺ کے دو ظہوروں محمدؐ اور احمدؐ میں ہوا۔ اب نبی کاملؐ کی ان صفات اربعہ کو بیان کرکے صحابہ کرام کی تعریف میں پورا بھی کر دیا۔ گویا اللہ تعالیٰ ظلّی طور پر اپنی صفات دینا چاہتا ہے۔ اس لئے فنافی اللہ کے یہی معنی ہیں کہ انسان الٰہی صفات کے اندر آجائے۔ اب دیکھو کہ ان صفات اربعہ کا عملی نمونہ صحابہؓ میں کیسا دکھایا۔ جب رسول اللہؐ پیدا ہوئے تو مکہ کے لوگ ایسے تھے جیسے بچہ دودھ پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ گویا ربوبیت کے محتاج تھے۔ وحشی اور درندوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ماں کی طرح دودھ پلا کر ان کی پرورش کی۔ پھر رحمانیت کا پرتو کیا۔ وہ سامان دیئے کہ جن میں کوشش کو کوئی دخل نہ تھا۔ قرآن کریم جیسی نعمت اور رسول کریمؐ جیسا نمونہ عطا فرمایا۔ پھر رحیمیت کا ظہور بھی دکھلایا کہ جو کوششیں کیں ان پر نتیجے مترتب کیے۔ ان کے ایمانوں کو قبول فرمایا اور نصاریٰ کی طرح ذلالت میں نہ پڑنے دیا بلکہ ثابت قدمی اور استقلال عطا فرمایا۔ کوشش میں یہ برکت ہوتی ہے کہ خدا ثابت قدم کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں کوئی مرتد نہ ہوا، دوسرے نبیوں کے احباب میں ہزاروں ہوتے تھے۔"

(الحکم 24/جنوری1901ء صفحہ4۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ171)

فرماتے ہیں:

"غرض رسول اللہ ﷺ کی رحیمیت کا اثر تھا کہ صحابہ میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن کا عملی ظہور صحابہ کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے ان میں اور ان کے غیروں میں فرقان رکھ دیا یا جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں ان کو دی گئی یہ ان کی دنیا میں جزا تھی۔ اب قصہ کوتاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنھم میں ان صفاتِ اربعہ کی تجلی چمکی لیکن بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گذر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ بھی صحابہ میں داخل ہے جو احمد کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی صحابہ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعود کے زمانے کی جماعت بھی صحابہ ہی ہوگی۔ اس آیت کے متعلق مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت ہے مِنْھُمْ کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہؓ ہی کی طرح ہوگا۔ صحابہؓ کی تربیت ظاہری طور پر ہوئی تھی مگر ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ وہ بھی رسول اللہ ﷺ ہی کی تربیت کے نیچے ہوں گے۔ اس لئے سب علماء نے اس گروہ کا نام صحابہ ہی رکھا ہے۔ جیسے ان صفات اربعہ کا ظہور ان صحابہ میں ہوا تھا ویسے ہی ضروری تھا کہ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی مصداق جماعت صحابہ میں بھی ہو۔"

(الحکم 24/جنوری1901ء صفحہ4۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ172)

پس آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق سے فیض پانے والے اور آپؑ کے حلقہ بیعت میں آپؑ کی زندگی میں شامل ہونے والے بھی اس زمانے میں جب آپ کو ظہور ہوا کسی ایسے مسیحا کی تلاش میں تھے جو روحانی دودھ لانے والا ہو۔ ایک بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی قرآن کریم کی تعلیم سے دور جا پڑی تھی۔ ایمان آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق ثریا پر جا چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی صفت ربوبیت کا پرتو بنا کر مسیح الزمان کو دنیا میں بھیجا اور اس نے بھی اپنے آقا ومطاعؐ کی طرح اپنے صحابہ کی اس دودھ سے پرورش کی جس کے سوتے درحقیقت قرآنی تعلیم سے ہی پھوٹ رہے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کو بھی اس کا مظہر بناتے ہوئے قرآن کریم کے علوم ومعارف کا دریا حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے اس زمانے میں جاری فرما دیا اور پھر یہ بھی اس رحمانیت کا نتیجہ ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا فیض بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے جاری فرمایا جس کے تاقیامت رہنے کا وعدہ دیا ہے اور پھر رحیمیت کی صفت کا اظہار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اپنے وعدوں کے مطابق پہلوں سے جوڑتے ہوئے وہ جماعت صحابہ عطا کی جنہوں نے ثبات قدم اور قربانیوں کی اعلیٰ مثالیں قائم فرمائیں، عبادتوں میں بڑھنے کی کوششیں

کیں اور یوں ان کوششوں کی وجہ سے وہ رحیمیت سے فیض پانے والے بھی ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو حاصل کرنے والے بھی ہوئے۔

رحیمیت کا یہ فیض آج بھی جاری ہے اس حَکَم اور عدل سے تعلق جوڑنے والے اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنیوالے آج بھی ان انعامات کو اور ان فضلوں کو پانے والے ٹھہریں گے جن سے پہلوں نے فیض پایا تھا۔ پس یہ فیض اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن کے مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنے عملوں کو اس کی تعلیم کے مطابق ڈھالتے رہیں گے اور اس کے نتیجے میں خدا کی محبت اور معرفت کو ہر چیز پر مقدم رکھیں گے اور یہ معرفت اور محبت الٰہی ہے جو پھر جزا بن کر ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہوگی اور یہ انعامات کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہے گا۔

پس سورۃ الفاتحہ میں بیان شدہ ان چار صفات کے اس مضمون کو بھی سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی کو اپنی زندگی گذارنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہمیشہ ہمیں فیضاب کرتا رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان ہے کہ اس نے اپنی نعمتوں سے ہمیں فیض پہنچانے کے لیے، ہمیں یہ بتانے کے لیے کہ تمہاری عبادتیں بھی میرے فضل کے بغیر تمہارے کسی کام نہیں آسکتیں یہ دعا سکھائی ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''دیکھو اللہ تعالیٰ نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔''

(الحکم 24/جنوری 1901ء صفحہ4۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ204)

پس اس دعا کو بھی بار بار دہرانا چاہئے کہ اے اللہ تیرے انعامات جو مسیح موعودؑ کے ساتھ مخصوص ہیں، ان کا حصول تو نے اپنی تعلیم پر عمل اور عبادتوں کے ساتھ مشروط کیا ہے اور یہ دعائیں اور عبادتیں کرنے کا ہم حق ادا نہیں کر سکتے اگر تیری مدد شامل حال نہ ہو۔ پس ان عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کے لئے بھی ہماری مدد فرما تا کہ ہم تیرے انعامات سے ہمیشہ حصہ لیتے چلے جائیں۔ پس ہمیں اپنی مدد سے ہمیشہ متمتع کرتے رہنا تا کہ ہم تیری عبادت کرتے ہوئے ہمیشہ راہِ ہدایت پر چلتے رہیں اور اس راہِ ہدایت پر چلنے کے لئے یہ دعا سکھائی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''کلام الٰہی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے معنی یہ ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں سیدھا راستہ دکھا اور ہمیں اس راستے پر قائم رکھ جو تیری جناب تک پہنچاتا ہو اور تیری سزا سے بچاتا ہو۔''

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ175۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ219)

اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کے راستے ان لوگوں کی پیروی سے حاصل ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ ہیں۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اس انعام یافتہ اور تائید یافتہ کے ماننے والے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور اس کی تائید میں وہ نشانات دکھائے جن کا اعلان آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا، جس کی اطلاع آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔ جن میں سے ایک عظیم الشان نشان چاند اور سورج کا گرہن تھا جو اپنے وقت پر لگا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس یقین پر قائم نہ ہوں کہ آنے والا مسیح اور خاتم الخلفاء آگیا جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی اور اس کو ماننا یقیناً سزا سے بچانے والا ہے۔ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر نہ صرف سزا سے بچائے جانے والے بنے بلکہ اس دعا کی بدولت دائمی طور پر ان انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہو گئے جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہمیشہ کے لئے خلافت کا نظام جاری فرما دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اپنے فضل اور عنایت سے اسی دنیا میں ضرور خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے قبل نیکو کاروں اور متقیوں کو خلیفہ بنایا تھا۔''

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد18 صفحہ176۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ222)

قرآن کریم میں سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (النور:56)۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''پس قرآن کریم سے ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں میں روزِ قیامت تک خلفاء آتے رہیں گے اور یہ کہ آسمان سے کوئی نہیں آئے گا بلکہ یہ سب لوگ اس امّت سے مبعوث کئے جائیں گے۔''

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد18 صفحہ177۔ عربی عبارت کا اردو ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ223-222)

اور پیشگوئی کے مطابق جس مسیح اور مہدی اور خاتم الخلفاء نے آنا تھا اس نے بھی اسی امت سے مبعوث ہونا تھا۔ پس آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق چودہویں صدی میں وہ مسیح اور مہدی اور خاتم الخلفاء مبعوث ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا کر دیا۔ اس کو ماننے والے امن میں آگئے اور جیسا کہ آپ نے رسالہ الوصیت میں فرمایا تھا کہ میرے جانے کے بعد تم دوسری قدرت بھی دیکھو گے جس کا سلسلہ دائمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہوتے ہم گذشتہ سو سال سے دیکھ رہے ہیں۔ پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس انعام سے ہمیشہ فیض یاب کرتا رہے اور کبھی ایسے عمل سرزد نہ ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آنے والے بنیں یا اس گروہ میں شامل ہوں جو گمراہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آئے۔ پس سورۃ الفاتحہ ایک ایسی دعا ہے جو خلافت کے حوالے سے بھی بڑے غور سے پڑھنے والی دعا ہے۔

درود شریف کی اہمیت و برکات

پھر دعاؤں میں درود شریف پڑھنے کی تحریک کی گئی تھی۔ درود شریف کی بھی کتنی اہمیت ہے، اس سے کیا برکات ہم حاصل کرتے ہیں۔ اس بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

(جلاء الافہام مؤلفہ ابن قیم الجوزیہ۔ بابا ما جاء فی صلوۃ علیٰ رسول اللّٰہ۔ الفصل الأول۔ حدیث نمبر 22)

پس مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر دلوں کو پاک کرنا ہی اصل مقصود ہے اور اس کا نسخہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتایا کہ مجھ پر درود بھیجو جو تمہاری پاکیزگی کا باعث بنے گا اور تمہاری دینی، دنیاوی اور روحانی ترقی ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان راستوں کی طرف تمہاری راہنمائی فرمائے گا جو جنت کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔

اس بارہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھ پر درود بھیجنا چھوڑ دیا وہ جنت کی راہ کھو بیٹھا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃالصلوات والسنۃ فیھا باب صلاۃ النبیؐ)

جنت کی راہ کیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہ ہے۔ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننا ہے لیکن یہ درود بھی اس کے الفاظ کو سمجھتے ہوئے اور دلی خلوص سے بھیجنا ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ''جو شخص مجھ پر دلی خلوص سے درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا اور اسے دس درجات کی رفعت بخشے گا اور اس کی دس نیکیاں لکھے گا''۔

(جلاء الافہام مؤلفہ ابن قیم الجوزیہ۔ بابا ما جاء فی صلوۃ علیٰ رسول اللّٰہ۔ الفصل الأول۔ حدیث نمبر 145)

پس یہ درود ہے جو اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والا ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ نے درود کی اہمیت کس طرح ہم پر واضح کی اس بارے میں آپ اپنے ایک الہام میں فرماتے ہیں وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ مَفْعُوْلًا یعنی ''اور جو کچھ خدا نے چاہا وہ ہونا ہی تھا'' کا ذکر کرنے کے بعد پھر آگے فرماتے ہیں کہ:

''پھر بعد اس کے جو الہام ہے وہ یہ ہے کہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِاٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنِ اور درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاءؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرورِ کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محبّ خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے (یعنی اس سے محبت کرنے والے سے خدا بھی محبت کرتا ہے اور جو اس کے نبی کا خادم ہے ایک دنیا اس کی خادم بن جاتی ہے۔ فرماتے ہیں) اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ (فرشتے لے کر آتے ہیں صاف و مصفّٰی پانی) اور ایک نے ان میں سے کہا یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ ﷺ۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ ملاءِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاءِ اعلیٰ پر شخصِ محی کے تعیّن ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔''

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ597.598 حاشیہ در حاشیہ)

پس اس زمانے میں اس زمانے کے امام اور مسیح آخر الزمان جن کو اللہ تعالیٰ نے احیاء دین کے لئے مبعوث فرمایا ہے ان کو یہ مقام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق و محبت میں ڈوبنے اور آپ پر درود بھیجنے سے ملا۔ پس آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں سے فیض اٹھانے کے لئے مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد یہی نسخہ ہمیں استعمال کرنا ہوگا۔ ان انعامات کا تا قیامت وارث رہنے کے لئے ہمیں سچے دل سے اور خلوصِ نیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر سلام بھیجنا ہوگا اور درود بھیجنا ہوگا۔ پس ہر احمدی اپنی تمام دعاؤں پر اس دعا کو مقدم رکھے تو جہاں وہ روحانی ترقی کی منزلیں طے کرنے والا ہوگا وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان بھی دیکھنے والا ہوگا۔ اللہ کے رسولؐ نے ہمیں اس بات کی ضمانت دی ہے کہ جو دعا اللہ کی ثناء اور مجھ پر درود بھیجتے ہوئے کی جائے وہ تمہاری حاجات پوری کرنے کا باعث بنے گی۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ خلوص شرط ہے اور اگر خلوص کے ساتھ ان الفاظ کی گہرائی اور حکمت کا بھی علم ہو جائے تو دل کے درد کے ساتھ دعا نکلتی ہے۔ اس لئے میں اس کی کچھ تھوڑی سی وضاحت لُغوی طور پر بھی کر دیتا ہوں۔ اہل لغت کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی دعا کا معنی یہ ہوگا کہ اے اللہ! تو محمدؐ کو اس دنیا میں ان کا ذکر بلند کر کے، ان کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر اور ان کی شریعت کے لئے بقا اور دوام مقدر کر کے عظمت عطا فرما جبکہ آخرت میں ان کی امت کے حق میں شفاعت کو قبول فرما کر اور ان کے اجر و ثواب کو کئی گنا بڑھا کر دینے کے ذریعہ انہیں عظمت سے ہمکنار فرما۔ پھر اہل لغت کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ پر درود شریف کے متعلق حدیث میں بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ آئے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ تو نے جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی آنحضرت ﷺ کے لیے مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو ان کے لئے قائم فرما دے اور اسے ہمیشگی اور دوام بخش دے۔ تقریباً ملتے جلتے الفاظ ہیں۔ بعض کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ہمیں آنحضور ﷺ پر درود بھیجنے کا جو حکم ہے

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

عَزِیْز خدا تعالیٰ کا نام ہے جو کاملیت اور جامعیت کے لحاظ سے صرف خدا تعالیٰ پر ہی صادق آتا ہے اور وہی ہے جس کی طرف تمام عزتیں منسوب ہیں۔ وہی ہے جو اپنے پر ایمان لانے والوں اور اپنے رسول کو طاقت وقوت عطا فرماتا ہے جو ان کے غلبہ کا موجب بنتی ہے۔ پس اس غالب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق جوڑنا ہی ایک انسان کو قوت وطاقت عطا فرماتا ہے۔

ہمارا کام یہ ہے کہ جہاں اپنے ایمان کی مضبوطی اور ثبات قدم کے لئے اس خدا کے حضور جھکیں وہاں ان ظلموں سے بچنے اور فتح کے نظارے دیکھنے کے لئے بھی اس قوی اور عزیز خدا کو ہی پکاریں جو اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے ہمیشہ سچے کرتا آیا ہے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْعَزِیْز کے مختلف معانی کا تذکرہ)

پاکستان کے لئے دعا کی تحریک جہاں سیاستدانوں نے اپنی سیاست چمکانے اور جھوٹی اَناؤں اور عزتوں کے لئے پوری قوم اور ملک کو داؤ پر لگایا ہوا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 19/اکتوبر 2007ء بمطابق 19/اخاء 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا۔ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ۔ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۔وَمَكْرُ اُولٰئِكَ هُوَ يَبُوْرُ(فاطر:11)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو بھی عزّت کے خواہاں ہیں، پس اللہ ہی کے تصرف میں سب عزت ہے، اسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ لوگ جو بُری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے، ان کا مکر ضرور اکارت جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت عزیز ہے، جس کا قرآن کریم میں قریباً سَو دفعہ بیان ہوا ہے۔ یہ بیان مختلف آیات میں مختلف مضامین کے ساتھ اور ایک آدھ بار کے علاوہ دوسری صفات کے ساتھ مل کر ہوا ہے۔ اس صفت کے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے اہل لغت نے جو مختلف معانی کئے ہیں وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

مفردات امام راغب میں لکھا ہے کہ اَلْعَزِیْز وہ جو غالب ہو اور مغلوب نہ ہو۔ یعنی جو دوسروں کو دبا لے اور اُسے کوئی دبا نہ سکے، اس پر غلبہ نہ پا سکے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

پھر امام راغب نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (المنافقون:9) اس کا ترجمہ ہے اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو ہی حاصل ہے۔

عزت کا مطلب بھی قوت، طاقت اور غلبہ ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ وہ عزت جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کو حاصل ہے یہی ہمیشہ باقی رہنے والی دائمی اور حقیقی عزت ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا، اس کے معنی ہیں کہ جو شخص معزز بننا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے عزت حاصل کرے۔ کیونکہ سب قسم کی عزت خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

امام راغب قرآنی آیات کے حوالے سے ہی عموماً معانی بیان کرتے ہیں۔

پھر لسان العرب میں اس کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں۔ اَلْعَزِيْزُ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ زُجاج کہتے ہیں کہ عزیز وہ ذات ہے جس تک رسائی ممکن نہ ہو اور کوئی شے اسے مغلوب نہ کر سکتی ہو۔

بعض کے نزدیک اَلْعَزِيْز وہ ذات ہے جو قوی ہو اور ہر ایک چیز پر غالب ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اَلْعَزِيْز وہ ذات ہے جس کی کوئی مثل نہیں۔ اَلْمُعِزّ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عزت عطا کرتا ہے۔ اَلْعِزُّ ذلّت کے مقابلے پر عزت استعمال ہوتا ہے اَلْعِزُّ کا اصل مطلب قوت، شدت اور غلبہ ہے، اَلْعِزُّ وَالْعِزَّةُ کے معانی ہیں اَلرِّفْعَةُ وَالْاِمْتِنَاعُ ۔ وہ بلندی کہ جس تک رسائی نہ ہو سکے۔

اس ساری وضاحت کا خلاصہ یہ نکلا کہ عزیز خدا تعالیٰ کا نام ہے جو کاملیت اور جامعیت کے لحاظ سے صرف خدا تعالیٰ پر ہی صادق آتا ہے اور وہی ہے جس کی طرف تمام عزتیں منسوب ہیں۔ وہی ہے جو اپنے پر ایمان لانے والوں اور اپنے رسول کو طاقت وقوت عطا فرماتا ہے جو ان کے غلبہ کا موجب بنتی ہے۔ پس اس غالب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق جوڑنا ہی ایک انسان کو قوت و طاقت عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ قرآن کریم میں تقریباً سَو جگہ مختلف مضامین اور حوالوں کے تحت اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر ہے۔ اس بارے میں بعض مفسرین نے بعض آیات کی جو تفسیریں کی ہیں ان میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں تا کہ اس کے مزید معنی کھل سکیں۔

علامہ فخر الدین رازی اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ(سورۃ صٓ:10) کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ "عزیز کی صفت بیان کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ نبوت کا منصب ایک عظیم منصب اور ایک بلند مقام ہے اور اس کو عطا کرنے پر قادر ہستی کے لئے ضروری ہے کہ عزیز ہو یعنی کامل قدرت رکھنے والی ہستی ہو اور وھاب ہو یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والی ہو اور اس مقام پر فائز صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی

ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کامل قدرتوں والا اور کامل الجود ہے۔(یعنی سخاوت اور بخشش کرنے والا ہے۔)

(تفسیر کبیر امام رازی تفسیر سورۃص زیر آیت نمبر10)

یہ آیت جس کی علامہ رازی نے وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز بیان کی ہے یہ اصل میں کافروں کے اس سوال کے جواب میں ہے جو اس آیت سے پہلی آیت میں بیان ہوا ہے جب کافروں نے کہا تھا کہ ءَ اُنْزِلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا(سورۃ صٓ:9) کیا ہماری ساری قوم میں سے اسی پر ذکر نازل ہوا ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرا ربّ جو غالب اور بخشنہار ہے کیا اس کی رحمت کے خزانے انہی کافروں کے پاس ہیں جسے چاہے یہ دیں، جسے چاہیں نہ دیں۔اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ہمارے جیسا شخص ہے اس پر کس طرح نبوت اتر سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت کے خزانے تمہارے پاس نہیں ہیں بلکہ مَیں جو غالب اور تمام قدرتوں والا ہوں، مَیں ہی جسے چاہے خزانے دیتا ہوں۔تم تو میری مخلوق ہو۔تکبر کس بات کا ہے؟ پس اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے، اپنی رحمت کے خزانوں میں سے دیتا ہے اور نبوت کا انعام اسے ہی دیتا ہے جس کے لئے سمجھتا ہے کہ یہ بہترین طور پر اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس پیغام کو پہنچائے گا۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی یہی اعترض ہوتا ہے۔عیسائی، مسلمان کئی ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں، مسلمانوں میں سے تو اکثریت ہے جنہوں نے قبول نہیں کیا ان کا یہی اعتراض ہے کہ مسیح ومہدی ایک عام آدمی؟ یہ الہام اور یہ نبوت کا مقام مرزا غلام احمد قادیانی کو کس طرح مل گیا؟ کیا اس عام آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مسیح ومہدی بنانا تھا؟

ایک عیسائی عورت نے بھی جرمنی میں مجھ سے ایک سوال کیا کہ دُور دراز پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں کے ایک شخص کو کیوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بنا دیا، یہ کس طرح ہو گیا، جس کا پیغام بھی باہر نہیں پہنچ سکتا تھا۔چھوٹی سی جگہ ہے، اس زمانے میں کوئی ذرائع نہیں تھے۔تو مَیں نے اس سے یہی کہا تھا کہ جواب تمہارے سوال میں ہی آ گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جب اپنی رحمت کا خزانہ کھولا تو اس پیغام کے پہنچانے کے لئے انتظام بھی کر دیا۔آج جرمنی میں بھی تم یہ پیغام سن رہی ہو۔تمہیں بھی یہ پیغام پہنچ گیا ہے۔دنیا کے 189 ممالک میں یہ پیغام پہنچ گیا ہے۔تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مقام بخشا گیا جو غالب ہے، جو سب عزتوں کا مالک ہے، جو اپنے پیاروں کو غلبہ عطا فرماتا ہے بلکہ اس سے منسلک مومنین کی جماعت سے بھی وعدہ ہے کہ غلبہ عطا فرمائے گا۔عرب کہتے ہیں کہ عرب سے باہر مسیح ومہدی کس طرح ہو سکتا ہے؟ باقی دنیا میں بسنے والے مسلمان کہتے ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ پنجابی کس طرح مسیح ومہدی ہو سکتا ہے؟ حدیثوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ یہ نشانیاں پوری نہیں ہوئیں، ظاہری معنوں کو دیکھتے ہیں۔اس پیغام پر غور نہیں کرتے جو احادیث میں بیان ہوا ہے۔پس اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کر کے فرمایا کہ پہلے انبیاء سے بھی یہ سوال ہوا تھا۔آنحضرت ﷺ سے بھی یہی سوال ہوا اور ظاہر ہے جب آپؐ کے عاشق صادق نے مبعوث ہونا تھا، تب بھی یہی سوال ہونا تھا۔اس لئے مسلمانوں کو ہوشیار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں عزیز ہوں، مَیں وہاب ہوں۔تم لوگ جو قرآن کریم پڑھنے والے ہو اس بات پر غور کرو۔رحمت کے خزانوں کا بھی مَیں مالک ہوں، تم نہیں۔جس کو مسیح ومہدی بنانے کے لئے مَیں نے مناسب سمجھا، بنا دیا۔قرآن میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بیان فرما دیا کہ جب آئندہ کبھی موقع آئے تو اس پر غور کرو تا کہ تمہیں ٹھوکر نہ لگے۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ پیغام کو سمجھنے والے بنیں۔

یہ بات بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دی کہ جس پر اپنی رحمت اتارتا ہوں، جسے انعام سے نوازتا ہوں، پھر اس کی مدد بھی کرتا ہوں۔اور مدد کرنے اور فتح دینے کا اعلان بھی صفت عزیز کے تحت بڑے زوردار طریق سے فرمایا۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (المجادلہ:22)۔

امام فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر کے تحت بیان کرتے ہیں کہ ’’افضل طور پر تمام رسولوں کا غلبہ حجت اور دلائل سے متعلق ہے سوائے اس کے کہ ان میں سے بعض نے دلائل کے غلبے کے ساتھ تلوار کا غلبہ بھی شامل کر دیا لیکن بعض انبیاء کے ساتھ یہ صورتحال نہیں۔اس کے بعد فرمایا ’’قَوِیٌّ کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی نصرت کرنے کی قوت رکھتا ہے اور وہ عزیز یعنی غالب ہے اور کوئی اسے اپنی مراد کے حصول سے روک نہیں سکتا کیونکہ اس کے سوا سب ممکن الوجود ہیں اور اللہ واجب الوجود ہے‘‘۔یعنی باقی سب تو مخلوقات ہیں، ان کا وجود ممکن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وجود حق ہے، ہمیشہ سے ہے اور جو واجب الوجود ہے وہ ممکن الوجود پر غالب ہوتا ہے۔(تفسیر کبیر امام رازی تفسیر سورۃ المجادلہ زیر آیت 22)

پھر روح المعانی میں کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ کے تحت علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی لکھتے ہیں کہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی یعنی حجت اور تلوار یا اس کے متبادل کے ساتھ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ غالب آئیں گے۔رسولوں کے غلبہ میں یہ بات کافی ہے کہ حجت کے علاوہ ان رسولوں کے زمانے میں ان کی حقانیت ثابت ہو جائے۔اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے دشمنوں کو مختلف قسم کے عذابوں سے ہلاک فرما دیا۔جیسے قوم نوحؑ، قوم صالح اور قوم لوط وغیرہ اور ہمارے نبی ﷺ کے مخالفین کو جنگ کے ذریعہ سے ہلاک کیا۔اگرچہ ان جنگوں کے نتائج بعض دفعہ (ڈول کی طرح) ناموافق بھی رہے لیکن انجام کار آنحضرت ﷺ کو ہی غلبہ حاصل ہوا۔اسی طرح آپؐ کے بعد آپ کے متبعین کے ساتھ بھی یہی سلوک ہے (لیکن ایک شرط کے ساتھ) جب ان کا جہاد رسولوں کے جہاد کی طرح خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ملک، سلطنت اور دنیاوی اغراض کے لئے نہ ہو تو ایسے مجاہدین غالب اور منصور رہیں گے۔تاہم بعض مفسرین نے صرف دلائل کا غلبہ ہی مراد لیا ہے‘‘۔لیکن یہ اس سے اختلاف کرتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی تفسیر سورۃ المجادلہ زیر آیت نمبر 22)

تو یہ جہاد کی جو اغراض بتائی گئی ہیں یہ اغراض آج تلوار سے جہاد کرنے والوں پر پوری نہیں اتر رہیں۔اسی لئے غلبہ بھی نہیں مل رہا۔خدا کی صفت قوی اور عزیز میں تو کمی واقع نہیں ہوئی۔تو صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے عمل میں کمی واقع ہوئی ہے۔نیتوں میں فتور ہے۔اس لئے نتیجہ موافق نہیں نکل رہا۔

ابو محمد عبداللہ قرطبی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو دلائل کے ساتھ بھیجا اور وہ دلائل کے ساتھ غالب آئے۔تو یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے یہ دلائل کی جنگ کا زمانہ ہے اور مسیح موعود کی جماعت یہ جنگ ان براہین اور دلائل سے لڑ رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کو عطا فرمائے تھے۔زمین کے کناروں سے لوگ اس مرکز کی طرف آہستہ آہستہ جمع ہو رہے ہیں جس کو دلائل کی تلوار دی گئی، جو اسلام کے محاسن ایسے خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے کہ دل گھائل ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہاماً یہ فرمایا تھا ’’کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ‘‘۔(یعنی) خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے یعنی مقرر کر رکھا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آ پڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں وہ مغلوب نہیں ہوں گے اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے۔مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

(تذکرہ صفحہ 317 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اور پھر یہ الہام بھی ہوا اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ کہ وہ قوی اور غالب ہے۔

لیکن یہ بھی واضح فرما دیا جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے کہ یہ غلبہ اور فتح جنگ اور قتال کے ذریعے سے نہیں ہو گی بلکہ دلائل کا جہاد ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سے غلبہ ملے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) یعنی خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء (ﷺ) کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت ﷺ تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ جس زمانے میں ان مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اس زمانے میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا۔گو چند دوست جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے‘‘ اور فرمایا کہ ’’اِس وقت (جب آپؑ نے یہ لکھا تھا) خدا تعالیٰ کے فضل سے 70 ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہنچ گیا ہے جو نہ میری کوشش سے‘‘ اتنی تعداد ہوئی ہے‘‘ بلکہ اس ہوا کی تحریک سے جو آسمان سے چلی ہے میری طرف دوڑے ہیں۔اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلے کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جانکاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کئے۔یہاں تک کہ حُکّام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں، خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بن کر عدالتوں میں گئے اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا اور ہزار ہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے اور مخالفانہ منصوبوں کے لئے کمیٹیاں کیں۔مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا۔پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نذیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں''۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد18 صفحہ379-384)

پس یہ تعداد جو بڑھ رہی ہے اور آج دنیا کے 190 کے قریب ملکوں میں جماعت احمدیہ پھیل گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسی وعدے کے مطابق ہے جو طاقتور ہے اور جن پر اپنی رحمت کا انعام نازل فرماتا ہے انہیں پھر غلبہ بھی عطا فرماتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ یہ اعتراض ہو کہ ایک عام آدمی کو کس طرح مقام مل گیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر غور کرنا چاہئے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں بھی یہ پیغام پہنچائیں اور یہ پیغام پہنچانے کا فریضہ احسن رنگ میں سرانجام دینا چاہئے۔

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ میرے ساتھ آپ کا مقابلہ تقویٰ سے بعید ہے کیونکہ آپ لوگوں کی دستاویز صرف وہ حدیثیں ہیں جن میں سے کچھ موضوع اور کچھ ضعیف اور کچھ ان میں سے ایسی ہیں جن کے معنی آپ لوگ سمجھتے نہیں۔ مگر آپ کے مقابل پر میرا دعویٰ علیٰ وجہ البصیرت ہے اور جس وحی نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح موعود یہی عاجز ہے، اس پر مَیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ مَیں قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں اور یہ ایمان صرف حسن اعتقاد سے نہیں بلکہ وحی الٰہی کی روشنی نے جو آفتاب کی طرح میرے پر چمکی ہے یہ ایمان مجھے عطا فرمایا ہے۔ جس یقین کو خدا نے خارق عادت نشانوں کے تواتر اور معارف یقینیہ کی کثرت سے اور ہر روزہ یقینی مکالمہ اور مخاطبہ سے انتہا تک پہنچا دیا ہے اس کو مَیں کیونکر اپنے دل میں سے باہر نکال دوں۔ کیا مَیں اس نعمتِ معرفت اور علم صحیح کو ردّ کر دوں جو مجھ کو دیا گیا ہے یا وہ آسمانی نشان جو مجھے دکھائے جاتے ہیں مَیں ان سے منہ پھیر لوں یا مَیں اپنے آقا اور اپنے مالک کے حکم سے سرکش ہو جاؤں، کیا کروں؟ مجھے ایسی حالت سے ہزار دفعہ مرنا بہتر ہے کہ وہ جو اپنے حسن و جمال کے ساتھ میرے پر ظاہر ہوا ہے مَیں اس سے برگشتہ ہو جاؤں۔ یہ دنیا کی زندگی کب تک؟ اور یہ دنیا کے لوگ مجھ سے کیا وفاداری کریں گے تا مَیں ان کے لئے اس یارِ عزیز کو چھوڑ دوں۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ میرے مخالفوں کے ہاتھ میں محض ایک پوست ہے جس میں کیڑا لگ گیا ہے۔ وہ مجھے کہتے ہیں کہ مَیں مغز کو چھوڑ دوں اور ایسے پوست کو مَیں بھی اختیار کر لوں۔ مجھے ڈراتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں لیکن مجھے اُسی عزیز کی قسم ہے جس کو مَیں نے شناخت کر لیا ہے کہ مَیں ان لوگوں کی دھمکیوں کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ مجھے اس کے ساتھ غم بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ دوسرے کے ساتھ خوشی ہو۔ مجھے اس کے ساتھ موت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ اس کو چھوڑ کر لمبی عمر ہو۔ جس طرح آپ لوگ دن کو دیکھ کر اس کو رات نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح وہ نور جو مجھ کو دکھایا گیا مَیں اس کو تاریکی نہیں خیال کر سکتا اور جبکہ آپ اپنے ان عقائد کو چھوڑ نہیں سکتے جو صرف شکوک اور توہمات کا مجموعہ ہے تو مَیں کیونکر اس راہ کو چھوڑ سکتا ہوں جس پر ہزار آفتاب چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیا مَیں مجنون یا دیوانہ ہوں کہ اس حالت میں جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھے روشن نشانوں کے ساتھ حق دکھا دیا ہے پھر بھی مَیں حق کو قبول نہ کروں۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزار ہا نشان میرے اطمینان کے لئے میرے پر ظاہر ہوئے جن میں سے بعض کو مَیں نے لوگوں کو بتایا اور بعض کو بتایا بھی نہیں اور مَیں نے دیکھا کہ یہ نشان خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور کوئی دوسرا بجز اس وحدہٗ لاشریک کے ان پر قادر نہیں اور مجھ کو ماسوا اس کے علم قرآن دیا گیا اور احادیث کے صحیح معنے میرے پر کھولے گئے۔ پھر مَیں ایسی روشن راہ کو چھوڑ کر ہلاکت کی راہ کیوں اختیار کروں؟ جو کچھ مَیں کہتا ہوں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں اور جو کچھ آپ لوگ کہتے ہیں وہ صرف ظن ہے۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (النجم:29) اور اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک اندھا ایک اونچی نیچی زمین میں تاریکی میں چلتا ہے اور نہیں جانتا کہ کہاں قدم پڑتا ہے۔ سو مَیں اس روشنی کو چھوڑ کر جو مجھ کو دی گئی ہے تاریکی کو کیونکر لے لوں جبکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ خدا میری دعائیں سنتا اور بڑے بڑے نشان میرے لئے ظاہر کرتا اور مجھ سے ہمکلام ہوتا اور اپنے غیب کے اسرار پر مجھے اطلاع دیتا ہے اور دشمنوں کے مقابل پر اپنی قوی ہاتھ کے ساتھ میری مدد کرتا ہے اور ہر میدان میں مجھے فتح بخشتا ہے اور قرآن شریف کے معارف اور حقائق کا مجھے علم دیتا ہے تو مَیں ایسے قادر اور غالب خدا کو چھوڑ کر اس کی جگہ کس کو قبول کر لوں۔ مَیں اپنے پورے یقین سے جانتا ہوں کہ خدا وہی قادر خدا ہے جس نے میرے پر تجلّی فرمائی اور اپنے وجود سے اور اپنے کلام اور اپنے کام سے مجھے اطلاع دی اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ قدرتیں جو مَیں اس سے دیکھتا ہوں اور وہ علم غیب جو میرے پر ظاہر کرتا ہے اور وہ قوی ہاتھ جس سے مَیں ہر خطرناک موقع پر مدد پاتا ہوں وہ اسی کامل اور سچے خدا کے صفات ہیں جس نے آدم کو پیدا کیا اور جو نوح پر ظاہر ہوا اور طوفان کا معجزہ دکھلایا۔ وہ وہی ہے جس نے موسیٰ کو مدد دی جبکہ فرعون اس کو ہلاک کرنے کو تھا۔ وہ وہی ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سید الرسل کو کافروں اور مشرکوں کے منصوبوں سے بچا کر فتح کامل عطا فرمائی اسی نے اس آخری زمانے میں میرے پر تجلّی فرمائی''۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ296-298)

پس یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزیز خدا کا اپنے ساتھ سلوک کا ڈنکے کی چوٹ پر اعلان اور اس اعلان کے بعد جو آپ نے مخالفین کو مخاطب کر کے فرمایا آپ کئی سال زندہ رہے اور چیلنج بھی دیا۔ کوئی مخالف آپؑ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکا اور کسی مخالف کا کوئی حربہ بھی آپؑ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکا۔ کیونکہ یہ اس سچے خدا کا آپؑ سے وعدہ تھا جو اپنے فضل سے جب اپنا انعام اتارتا ہے تو اس کے پھر بہترین نتائج بھی پیدا فرماتا ہے۔ اپنے غالب اور قوی ہونے کا ثبوت بھی دیتا ہے۔ آج دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی انہی باتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لیکن دشمن پہلے بھی انبیاء کی جماعتوں کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں لگے رہے اور آج بھی لگے ہوئے ہیں اور جہاں بھی موقع ملتا ہے احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مختلف جگہوں سے کبھی ماردھاڑ، کبھی دوسرے ظلموں کی اور کبھی اِکّا دُکّا احمدیوں کی شہادتوں کی خبریں بھی آتی ہیں۔ لیکن آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی پیروی کرنے والوں کے ایمانوں کو یہ دھمکیاں اور یہ ظلم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ ان کے ایمانوں کے پایۂ ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئے گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ جہاں اپنے ایمان کی مضبوطی اور ثبات قدم کے لئے اس خدا کے حضور جھکیں وہاں ان ظلموں سے بچنے اور فتح کے نظارے دیکھنے کے لئے بھی اُس قوی اور عزیز خدا کو ہی پکاریں جو اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے ہمیشہ سچے کرتا آیا ہے اور سچے مومنوں سے بھی اس کا یہی وعدہ ہے کہ ان کو بھی غلبہ عطا فرمائے گا۔ وہ آج بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی غلبہ کو سچ کر کے دکھائے گا، بلکہ دکھا رہا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری کامیابی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑے رہنے سے ہی مقدر ہے۔ تمام عزتیں اب زمانے کے امام کے ساتھ رہنے سے ہی ملنی ہیں۔ کیونکہ یہی ہے جو آنحضرت ﷺ کا غلامِ صادق ہے اور اس کے ساتھ جڑنا آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق جوڑنا ہی ہے۔ پس اس مسیح و مہدی کے ساتھ حقیقی تعلق ہی اعمال کی بلندیوں پر بھی لے جانے والا ہوگا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج بعض جگہ احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں، ان کو بعض جگہ بڑی بے دردی سے ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے یا شہید کیا جاتا ہے۔ انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانیاں ان کا مقام اونچا کرنے والی ہیں اور دشمن کی تدبیریں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اکارت جانے والی ہیں۔ آخرکار اس دنیا میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے مسیح کے غلبہ کو دیکھیں گے اور ذلت کا سامنا کریں گے اور اللہ کہتا ہے کہ بعد میں بھی، اگلی زندگی میں بھی، اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے اندر آئیں گے۔

پس ہمارا کام یہ ہے کہ حتی الوسع کوشش کریں کہ ایسے ظالموں کے پنجوں سے اُن معصوم لوگوں کو چھڑانے کی کوشش کریں اور انہیں قوی و عزیز خدا کی پناہ میں لانے کی کوشش کریں جو غلط فہمیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کو اِس جال سے نکال کر قوی و عزیز خدا کے ساتھ ان کا حقیقی تعلق جوڑنے کی کوشش کریں۔ وہی ہے جو عزت اور غلبہ دینے والا خدا ہے اور اس کے ساتھ جڑے بغیر اب کوئی نجات کا دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنا یہ فرض بھی ادا کرنے والے بنیں۔

پاکستان کے لئے بھی دعا کے لئے مَیں کہنا چاہتا ہوں۔ سیاستدانوں نے اپنی سیاست چمکانے اور جھوٹی اناؤں اور عزتوں کے لئے پوری قوم اور ملک کو داؤ پر لگایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے اور بجائے سیاست کھیلنے کے لوگوں کے لئے ان کے اندر ہمدردی اور رحم کے جذبات ابھریں اور وہ بھی قوم پر رحم کریں۔ بلاوجہ سینکڑوں آدمیوں کو ذرا ذرا سی بات پر اپنی اَناؤں کی خاطر مروا رہے ہیں۔ کل ہی ایک جلوس میں جو خوفناک طور پر بم پھٹے ہیں اس میں سینکڑوں آدمی مر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سیاستدانوں کو بھی عقل دے اور لوگوں کو بھی عقل دے کہ وہ ان لوگوں کے جال سے نکلنے کی کوشش کریں۔

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

بقیہ:خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

تو ہم اس کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں اس لئے ہم اس بات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تو ہی محمدؐ پر رحمت نازل فرما کیونکہ تجھے سب سے زیادہ اس بات کا علم ہے کہ وہ کس بات کا زیادہ مستحق ہے، تو اس دعا کو محدود نہیں کیا جاسکتا۔

قرآن کریم کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود وسلام بھیجو نبیؐ پر۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا'' (یعنی ان کو محدود کرنے کے لئے کوئی لفظ مخصوص نہیں کیا) ''آپ کی روح میں وہ صدق وصفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔''

(رپورٹ جلسہ سالانہ1897 صفحہ 50.51بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد3صفحہ730)

پس جتنی چاہے ''صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کے معنی کو وسعت دے دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا جائے کہ تمام قسم کے افضال و برکات جن کا احاطہ ہماری سوچ نہیں کرسکتی محمدؐ پر نازل فرما اور اس طرح درود بھیجتے ہوئے شکرگزاری کے جذبات ایک مومن کے دل میں پیدا ہوں گے تو یہی خلوص دل سے بھیجا جانے والا درود ہوگا جو اس کے اپنے فائدہ کے لئے بھی اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی اس کے کام آئے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس بات پر ایک اور رنگ میں درود شریف کی بڑی لطیف تشریح فرمائی ہے۔ بعض سوال کرتے ہیں، اس لئے میں نے یہ بھی لے لیا ہے۔ مختصراً بیان کر دیتا ہوں کہ یہ سوال اٹھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ کی تعلیم تمام انبیاء کی تعلیم کا احاطہ کیے ہوئے ہے بلکہ قرآن کریم نے وہ باتیں بھی بیان فرمائی ہیں جن کا پہلی قوموں کو فہم وادراک ہی نہیں تھا اور آپ کا زمانہ اب قیامت تک پر ممتد ہے پھر یہ کیوں درود شریف میں ہمیں دعا سکھائی گئی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ تو یہ کَمَا کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے یعنی جس طرح ابراہیمؑ پر تیرے فضل ہوئے اس طرح آنحضرت ﷺ پر بھی اپنا فضل نازل فرما۔ تو یہاں یہ واضح ہو کہ کَمَا کا مفہوم یہاں برابری کا نہیں ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح ابراہیمؑ اپنی جنس میں کامل وجود بنے اسی طرح آنحضرت ﷺ اپنی جنس میں کامل وجود بنے۔

حضرت ابراہیمؑ اسرائیل کے نبی تھے اور قومی نبیوں میں سے حضرت ابراہیمؑ کمال کو پہنچ گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ جو تمام عالم کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں ان پر بھی تیرے ایسے فضل اور برکتیں ہوں جو اپنے کمال کو پہنچ جائیں اور کیونکہ آنحضرت ﷺ ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ کل عالم کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ پس کل عالم میں آپ کا کمال کو پہنچنا یقیناً درجہ میں اس سے بڑا ہے جو حضرت ابراہیمؑ کا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک یہ نکتہ بھی بیان فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دل کی اس تڑپ کی وجہ سے کہ خدا تعالیٰ کی واحدانیت اس علاقے میں قائم ہو، ایک بیٹے کو آباد ملک میں اللہ کا پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا اور دوسرے بیٹے کو مکہ کی غیر ذی زرع وادی میں چھوڑ آئے تاکہ وہ اس بیابان علاقے میں مستقبل میں آباد ہونے والی آبادی میں بھی اللہ کا پیغام پہنچائے۔ آتے جاتے مسافر جو ہیں ان کو بھی اللہ کا پیغام پہنچائیں۔ تو ان کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ شہروں اور بیابانوں میں خدائے واحد کا بول بالا ہو اور ان کی اس تڑپ کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصے بعد اس بیابان میں آبادی پیدا کردی۔ پس جب ہم درود پڑھتے ہیں تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کہتے ہیں تو ابراہیمؑ کی یہ تڑپ اور یہ جذبہ بھی یاد آجاتا ہے اور آنا چاہئے اور اس کے ساتھ ہمارے دل میں یہ خواہش معجزن ہونی چاہئے کہ جس طرح ابراہیمؑ نے اپنے علاقہ میں اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے کوشش کی، آج ہم آنحضرت ﷺ کو ماننے والے ہیں تو اسی طرح ہم آپ کا پیغام شہروں اور ویرانوں میں پہنچادیں۔ تمام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں اور ہر جگہ اللہ اکبر کا نعرہ لگادیں۔ پس ہم اس درود کے پڑھنے کے ساتھ جب یہ سوچ رکھیں گے کہ ابراہیمؑ کی اولاد نے اپنے سپرد کام کا حق ادا کیا۔ آج ہم جو آنحضرت ﷺ کی روحانی اولاد کہلاتے ہیں آپ پر درود بھیجنے کا حق تب ادا کریں گے جب دنیا کے چپے چپے میں آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچانے والے اور اللہ اکبر کا نعرہ لگانے والے ہوں گے۔ ورنہ درود تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آنحضرت ﷺ پر بھیج ہی رہے ہیں ہمارے درود کے محتاج آنحضرت ﷺ نہیں ہیں۔ یہ درود ہمارے ذہنوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے ہے، ہماری سوچوں کو صحیح راستے پر چلانے کے لئے ہے، آنحضرت ﷺ سے محبت کے اظہار کے لئے ہے، ہمیں یہ یاد دلانے کے لئے ہے کہ اگر ابراہیمؑ کی اولاد قربانیاں کرسکتی تھی تو آنحضرت ﷺ کی روحانی اولاد کیوں قربانیاں نہیں کرسکتی۔ ہمیں اس سے زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے کیونکہ ہمارا میدان عمل پوری دنیا ہے ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوکر آیا۔

پس اے وہ سب احمدیو! جنہوں نے اس نبی کے غلام کی جماعت میں شامل ہوکر یہ عہد کیا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو نہ صرف اپنے پر لاگو کریں گے بلکہ تمام دنیا کو اس سے آگاہ کریں گے اپنے ملکوں میں جاکر، حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے قربانیوں میں آگے بڑھیں اور خدائے واحد کا پیغام اپنے ہم وطنوں کو پہنچائیں اور پہنچانے میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کی دعا کی اہمیت

پھر ان دعاؤں میں یہ دعا کرنے کے لئے بھی کہا تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر سکھائی تھی جس سے آپؑ کو ایک خطرناک بیماری سے شفا ہوئی تھی۔ وہ دعا یہ تھی کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور اس شفا کے بعد پھر حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا۔ عربی الہام ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔ اس الہامی دعا کے پہلے حصے کے الفاظ کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کے بارہ ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو (بولنے کے لحاظ سے) زبان پر نہایت ہی ہلکے ہیں لیکن (وزن کے لحاظ سے) ترازو میں بہت وزنی ہیں اور خدائے رحمان کو بہت ہی پیارے ہیں وہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ یعنی پاک ہے وہ اللہ، پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے ساتھ اور پاک ہے خدا تعالیٰ کی عظمتوں والی ذات۔ (بخاری کتاب التوحید)

پس اللہ تعالیٰ نے اس الہامی دعا میں اپنی حمد اور عظمت کو آنحضرت ﷺ پر درود کے ساتھ ملا کر شفا کا ذریعہ بنا دیا ہے جو جسمانی اور روحانی شفا کا ذریعہ بھی ہے، اس کو بہت پڑھنا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی فرمایا تھا اور بعض علماء کے نزدیک بھی جب ''علیٰ'' کا صلہ اڑا کر براہِ راست اٰل محمدٍ کہہ کر آل محمد کو آنحضرت ﷺ سے ملا دیا ہے جس سے آنحضرتؐ سے روحانی قربت کا بیان کرنا مقصود ہے اور یہ روحانی قربت سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی اور یہی قربت کا فیض تا قیامت اب چلنا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں اور مومنین کی جماعت میں خلافت کے نظام کے تحت جاری رہنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ...... الخ کی دعا کی اہمیت

پھر یہ دعا تھی کہ ''رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ''، یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو جو حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی بیٹی تھیں آپؑ کی وفات کے فوراً بعد خواب آئی تھی، ان کے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ آئے اور آپؑ نے بڑی تاکید فرمائی کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔ آپ نے خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو یہ خواب سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ آج کے بعد میں اس کو کبھی پڑھنا نہیں چھوڑوں گا بہت زیادہ پڑھوں گا اس میں جہاں ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا ہے، دعا ہے وہاں نظام خلافت سے جڑے رہنے کے لئے بھی دعا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی ایک ملازمہ کو بھی یہ خواب بتائی تو اس نے کہا مَیں تو اب یہ دعا ضرور کیا کروں گی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک وقت ایسا آیا کہ اس ملازمہ کا خاوند جو جماعت سے دور ہٹ گیا بلکہ جماعت چھوڑ دی تھی لیکن اس دعا کی برکت سے یہ ملازمہ محفوظ رہیں اور خلافت سے چمٹی رہیں اور اپنے بچوں کو لے کر خاوند سے علیحدہ ہوکر قادیان آگئیں اور بچے بھی اس شخص کے شر سے محفوظ ہوگئے۔

پس یہ دُعا خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کے لئے بڑی اہم دعا ہے۔ گمراہ ہونے سے بچنے کے لئے بڑی اہم دعا ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے جو وہ انسان پر فرماتا ہے بجائے شکرگزاری کے جذبات کے ٹیڑھا پن پیدا ہوجاتا ہے۔ کسی کو چار سچی خوابیں آجائیں تو وہ سمجھتا ہے کہ اب میں بڑا ولی بن گیا ہوں مجھے خلافت کی بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ کسی کو قرآنِ کریم کے بعض مضامین کا علم ہوجائے تو تکبر اسے پکڑ لیتا ہے کہ تو بڑا عالم بن گیا ہے تیرا مقام بھی خلافت کے برابر ہے۔ غرضیکہ مختلف قسم کے شیطان ہیں جو دل میں جگہ لیتے ہیں اور اپنے انہی قسم کے شیطانوں کو مارنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔ پس یہ تکبر تباہی کی طرف لے جاتا ہے اور تباہی کے گڑھے میں پھینکتا ہے۔ اس تکبر نے آج مسلمانوں کو خاص طور پر جو علماء ہیں مسیح ومہدی کے ماننے سے دور رکھا ہوا ہے، روکا ہوا ہے۔ لیکن سب سے بڑی بدقسمتی ان لوگوں کی ہوگی جو سیدھا راستہ دیکھنے کے بعد پھر اس سے دور جائیں گے۔ پس خود کو بھی مسیح موعودؑ کی جماعت سے جڑے رکھنے کے لئے اور اپنی اولاد کو بھی اس جماعت سے ہمیشہ جوڑے رکھنے کے لئے یہ انتہائی اہم دعا ہے، اس کی عادت ڈالیں۔

روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی یہ دعا مستقل پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ تو صاف دل رکھنے والے تھے۔ آپؐ کا اوڑھنا بچھونا خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا۔ اصل میں تو آپؐ نے اپنے عمل سے بھی ہمیں بتایا کہ دلوں کی کجی دور کرنے کے لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو تبھی تم اس کی رضا حاصل کرنے والے بنو گے اور تبھی تم اس کے انعامات کے وارث ٹھہرو گے اور مسیحِ آخرالزماں کے مقاصد میں اس کے مددگار ہوگے۔

صبر کے حصول اور ثباتِ قدم عطا ہونے کے لئے ایک اہم دعا

پھر ایک دعا تھی کہ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ کہ اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

صبر کے حصول اور ثباتِ قدم کے لئے یہ انتہائی اہم دعا ہے۔ فَرِغْ کا مطلب ہے کہ انڈیل دیا یعنی ہمیں اتنا صبر دے کہ ہم کامل طور پر صبر کرنے والے ہوں اور ہر مشکل میں ثابت قدم رہیں۔ منکرینِ مسیح موعودؑ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کو ایسی تکالیف دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا

فضل نہ ہو تو ایمان کی حفاظت مشکل ہے۔ ایسی ایسی تکلیفوں سے گزرنا پڑتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو ثبات مشکل ہے۔ اس لئے دعا سکھائی کہ ہمیں کامل صبر عطا فرما، ہم تیری رضا پر راضی رہنے والے ہوں۔ ہمارے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آئے۔

اور پھر لغات میں اُنْصُرْنَا کے معنے لکھے ہیں کہ اس نے مظلوم کی مدد کی، اسے دشمن سے نجات دی۔

تو یہ دعا ہے کہ اے اللہ! ہمیں کامل صبر کرنے والا بنا۔ تیرے دین کی راہ میں اگر کوئی تکلیفیں ہمیں آئیں تو ہم بے صبری نہ دکھائیں۔ تیرے رسولؐ کے عاشق صادق کی بیعت میں آئے ہیں اور اس کے بعد خلافت کی اطاعت کی ہے تو یہ نمونہ ہمیں دکھانے کی توفیق دے جو کامل الایمان لوگوں کا نمونہ ہوتا ہے لیکن اے خدا اپنی نصرت کے نظارے ہمیں دکھا اور مخالفین سے بھی ہمیں جلد نجات بخش۔

دشمنوں کے حملوں سے حفاظت کے لئے دعا

پھر ایک دعا جوبلی سال کے استقبال کی دعاؤں میں یہ تھی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ایک روایت میں آتا ہے ابوبردہؓ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم کو جب کسی قوم کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہوتا تھا تو آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔ (سنن ابو داؤد۔ کتاب الصلوۃ۔ باب مایقول الرجل اذا خاف قوما)

اس کی وضاحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک دفعہ دعا کی تحریک میں فرمائی تھی۔ اس کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ دعا آنحضرت ﷺ اس وقت مانگتے تھے جب قومی طور پر کوئی فساد دیکھتے تھے۔ کئی حدیثوں میں ہے کہ جب آپؐ کو کسی قوم سے خوف ہوتا اور اسلام کے مقابلے پر کھڑی ہوئی قومیں جو اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتی ہیں تو آپؐ اس وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

یہ دعا آنحضرت ﷺ کے دستور میں شامل ہے اور ایسے ہی موقع کے لئے ہے جب اقوام ایک جتھہ کے طور پر جمع ہو کر اسلام پر حملہ آور ہوں اور چونکہ ہماری حالت بھی آجکل ایسی ہے کہ سب قومیں حتی کہ بعض جگہ کی حکومتیں بھی متحد ہو کر جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کر رہی ہیں تو ہمیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ کبھی کسی ملک کی حکومت کے ساتھ مُلّاں مل جاتا ہے اور کبھی کسی ملک کے ساتھ۔ بعض اسلامی ملک نہیں بھی ہیں تو وہاں بھی بعض دفعہ ایسی قوتیں پیش آ رہی ہیں۔ تو بہت دعا کرنی چاہئے۔ اس میں اللہ تعالیٰ سے دشمن کے مقابلوں میں امداد چاہی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ دشمن کا حملہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے اور اس میں دونوں طرح کے حملوں کا بیان کیا گیا ہے۔ ایک وہ جو سامنے سے حملہ ہو۔ ایک وہ جو پیچھے سے ہو اور شرارتیں کی جائیں۔ جو حملہ سامنے سے کیا جائے اس کی زد چھاتی اور سینہ پر ہوتی ہے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا دشمن چھپ کر بھی کئی رنگ میں حملہ کرتے ہیں۔ تو اس دعا میں دونوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ ظاہری حملہ کے لئے ہے۔ نحر چھاتی کے اوپر کے حصہ کو کہتے ہیں۔ اس دعا میں پہلے اللہ تعالیٰ سے اس حملہ میں مدد مانگی گئی ہے جو سامنے سے ہوتا ہے۔ یعنی وہ حملہ جو ہم پر یہ لوگ کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے سینوں کی طرف الٹا دے۔ اور دوسرے جملہ میں اس حملہ میں مدد مانگی گئی ہے جو شریروں کی شرارتوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو اندر ہی اندر وہ مختلف قسم کے منصوبے بناتے رہتے ہیں اور جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، افراد جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر قسم کے حملوں سے بچنے کے لئے خواہ وہ دشمن سامنے سے ہم پر کر رہا ہے یا پیٹھ پیچھے سے شرارتوں سے کر رہا ہے۔ ان کے شر سے بچنے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اس سوچ کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہی ہے جو ہمیں ان کے شر سے بچا سکتا ہے۔ ہمارے پاس تو کوئی طاقت نہیں۔ پس اس زمانہ میں مسیح و مہدی کی جماعت کے پاس دعاؤں کا وسیلہ ہے، دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے جس کو استعمال کرنا ہے اور دشمن سے بچنا ہے، جس سے شیطان کے ہر حملہ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور شیطان کے حملہ سے بچنا ہے۔ اس لئے عبادات کی طرف بہت توجہ دیں اور بہت دعائیں کریں۔

استغفار کی اہمیت اور حقیقت

اور پھر ایک دعا تھی۔ استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھیں کہ میں تمام گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں جو میرا رب ہے اور اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکتا ہوں۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفَرَ سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسْتَغْفِرْ کی فطری کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مُسْتَغْفِرْ کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔ کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔

پس جب کہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے۔۔۔۔۔۔ پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اس کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ...... سو وہ خالق بھی ہے اور قیوم بھی اور جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے اس لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورۃ فاتحہ کی اس آیت میں ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کر سکیں"۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو مئی 1902۔جلد اول نمبر5صفحہ 189-187)

پس شیطان کے حملے جو قدم قدم پر ہو رہے ہیں ان سے بچنے کے لئے استغفار ایک انتہائی اہم دعا ہے۔ قدم قدم پر جو شیطان کھڑا ہے اس کو مارنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ سے طاقت چاہی جائے اور خدا تعالیٰ سے طاقت چاہنے کا طریقہ خدا تعالیٰ نے خود بتایا ہے کہ استغفار کرو۔ جو آئندہ شیطانی حملوں سے بھی بچائے گا اور گزشتہ گناہوں سے بھی پاک کرے گا، بشری کمزوریوں سے بچائے گا اور شیطان کے مقابلہ کے لئے طاقت بخشے گا اور جو اس کی طرف جھکنے والے ہوں گے، جو دعائیں کرنے والے ہوں گے، جو عبادتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے، جو استغفار کرنے والے ہوں گے ان کو اپنی صفتِ قیومیت میں لپیٹتے ہوئے ان کے ساتھ ہوگا" ان کو ہر برائی سے بچائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی صورت میں اتارا ہے ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے استغفار کا مسلسل ورد اور توجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا بھی بڑا ضروری ہے تا کہ یہ انعام ہماری نسلوں میں تا قیامت چلتا رہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعودؑ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اور آپ کے اس فیض سے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ ہم میں جاری فرمایا فیضیاب ہونے کے لئے دعاؤں کے ساتھ، ایسی دعائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والی ہوں، ایسی دعائیں جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہوں، ایسی دعائیں جو مردہ دلوں میں جان ڈال دینے والی ہوں، خلافت کی اس صدی کو الوداع کہیں اور اپنی دعاؤں کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں قدم رکھیں۔ جب اس طرح اس صدی کو دعاؤں کے ساتھ اور پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے الوداع کریں گے اور نئی صدی میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا دیکھیں گے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

پس اے مسیح محمدی کے پیارو! آج اس مسیح نے جو امانت تمہارے سپرد کی ہے اللہ تعالیٰ کے مومنین سے کئے گئے وعدہ سے فیض اٹھانے کے لئے اس امانت کی حفاظت کرو۔ اپنے عمل سے اس کی حفاظت کرو، اپنی دعاؤں کے ساتھ اس کی حفاظت کرو اور اپنی دعاؤں کے ساتھ اس انعام کو نئی صدی میں داخل کرو تا کہ پھر ان قربانیوں کی وجہ سے جو تمہارے آباء اجداد نے کیں، ان قربانیوں کی وجہ سے جو تم نے کیں، اس کو نئے سے نئے پھل لگتے چلے جائیں۔ اپنے بڑوں کے پھینکے ہوئے بیج کے پھل تم نے کھائے، اب ایسے کھیت تیار کرو اور دعاؤں سے ان کی ایسی آبیاری کرو کہ اس کے شیریں پھل آئندہ خلافت کی صدی میں تمہاری نسلیں بھی کھائیں اور یہی خلافت کی صدی کو الوداع کہنے اور نئی صدی کے استقبال کا صحیح طریق ہے۔ ورنہ ان مومنوں میں شمار نہ ہوں گے جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ تو دعا کے بعد ختم ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ آپ سب کو، ہم سب کو خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں لے کر جائے، ہر تکلیف و پریشانی سے بچائے اور وہ تمام دعائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے اور جلسہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں آپ کے حق میں پورا فرمائے۔ خیریت سے جائیں۔ موسم کی وجہ سے، ٹریفک کی وجہ سے بھی بعض مہمانوں کو تکلیف اٹھانی پڑی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے جو تکلیف کے باوجود بھی دوبارہ یہاں آتے رہے۔ بچوں کو اور عورتوں کو کئی گھنٹے بارش میں بھیگتے ہوئے میں نے دیکھا۔ مجھے خیال تھا کہ شاید وہ کل نہ آئیں، اگلے دن نہ آئیں، لیکن اگلے دن پھر اسی طرح حاضری تھی۔ پس یہ جوش ایمانی ہے جو ایک احمدی کا خاصہ ہے، اس کی ہمیشہ حفاظت رکھیں اور کبھی اس کو ختم نہ ہونے دیں۔ پولیس نے بھی احمدیوں کے بارہ میں غلط اندازہ لگایا ہے۔ بعض افسران پولیس نے ٹریفک میں روک ٹوک کی ہے حالانکہ بڑے آرام سے گزارا جا سکتا تھا۔ بہرحال انہوں نے تو دنیاوی فنکشن دیکھے ہیں۔ ان کو پتہ نہیں ہے کہ احمدیہ جماعت کا مزاج بالکل مختلف ہے۔ اگر ہمارے والنٹیئرز سے تھوڑی سی مدد لے لیتے تو اتنی مشکلات پیش نہ آتیں۔ بہرحال اس وجہ سے بھی اکثر ان لوگوں کو جو باہر سے آنے والے تھے، دقت ہوئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے چھوٹی موٹی تکلیفیں برداشت بھی کرنی پڑتی ہیں، آ بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑھ کر جزا دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی امان میں رکھے اور حفظ و امان سے اپنے گھروں میں لے کر جائے۔

حاضری، جو انہوں نے مجھے بتائی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کُل 25128 ہے۔ موسم کے لحاظ سے ان کا خیال تھا کہ (شاید) اتنی نہ ہو سکے، اس میں سے پاکستان سے آنے والے 2193 اور جرمنی کے 4815۔ باقی مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ ہیں۔ باقی حاضری یہاں کی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سب شاملین کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے، تمام دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں۔ دعا کریں۔

جماعت احمدیہ نائیجر (Niger) کے تحت
مختلف جماعتی سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ

(رپورٹ: شاکر مسلم - مبلغ سلسلہ نائیجر)

گزشتہ ایام میں نائیجر میں ہونے والی مختلف جماعتی سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

مشن ہاؤس ماداوا

ماداوا شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ لوکل معلم کی رہائش مسجد سے کچھ فاصلہ پر تھی اور یہ مکان کرایہ پر لیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مسجد کے قریب معلم ہاؤس کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جنوری میں کام شروع ہوا جو کہ اللہ کے فضل سے 15/مارچ کو اختتام کو پہنچا۔ اور 16/مئی کو مکرم اکبر احمد طاہر صاحب امیر جماعت نائیجر نے نماز عصر کے بعد دعا کے ساتھ مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر ماداوا کی لوکل جماعت کے احباب شریک ہوئے۔

تربیتی کلاس

جماعت احمدیہ نائیجر کی ینامی جماعت میں دس روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ 4/مارچ بعد از نماز عشاء مکرم اکبر احمد طاہر صاحب امیر جماعت نائیجر نے افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر آپ نے خطاب بھی فرمایا اور تربیتی کلاس کی اہمیت واضح کی۔

اس کلاس کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ ایک گروپ ان لوگوں کا تھا جو قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں اور دوسرا گروپ ان کا تھا جو قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے۔

جب جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ جنہوں نے قرآن کریم پڑھا ہے وہ بھی صحیح تلفظ کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے لہذا ان کو پہلا پارہ رموز اوقاف وصحیح تلفظ کے ساتھ پڑھایا گیا۔ نیز اس گروپ کو وضو اور اذان کے بعد کی دعائیں اور نماز مکمل باترجمہ یاد کروائی گئی۔

دوسرے گروپ کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا اور مکمل نماز سادہ یاد کروائی گئی۔

روزانہ سوال وجواب کا پروگرام کیا گیا جس میں فقہی مسائل، اختلافی مسائل، جماعتی تعارف اور نظام جماعت سے متعلق بتایا گیا۔

روزانہ انفرادی نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ خلافت جوبلی سے متعلقہ دعائیں دہرانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اور ایک نفلی روزہ بھی رکھا گیا۔ روزانہ ایم ٹی اے سے استفادہ کیا گیا۔

اس کلاس کی تدریس کے فرائض مکرم امیر صاحب نے انجام دیئے۔

کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 13/مارچ بعد از نماز عشاء مشن ہاؤس ینامی میں منعقد کی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں مجلس عاملہ کے بعض ممبران اور بعض دیگر احباب جماعت نے شرکت کی۔

اس کلاس میں 13 مقامات سے 22 افراد نے شرکت کی جن میں سے تین نائب امام تھے۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ یکم اپریل 2007ء جماعت احمدیہ نائیجر کے ہیڈ کوارٹر مشن ہاؤس ینامی میں 12/ربیع الاول کے حوالہ سے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔

یہ جلسہ بعد نماز عشاء مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم وترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کے چند اشعار پیش کئے گئے۔

بعدہ مکرم آدم ساندی صاحب نے "آنحضرتؐ کا بچپن اور جوانی" کے موضوع پر تقریر کی۔

قائد مقامی مکرم عبدالرحمٰن ذاری صاحب نے آنحضورؐ کے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کے چند ارشادات پیش کئے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین کی اور دعا کروائی۔

اس جلسہ میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ غیر از جماعت احباب وخواتین نے بھی شرکت کی۔ حلقہ کی بلدیہ کے سیکرٹری جنرل بھی تشریف لائے اور سابق میئر حلقہ نے بھی شرکت کی۔ دونوں احباب نے جلسہ میں شمولیت پر خوشنودی کا اظہار کیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

ایک پرائیویٹ اخبار Le Soliel نے اپنی 9/اپریل کی اشاعت میں جلسہ سیرت النبیؐ کے انعقاد کی خبر تصویر کے ساتھ نصف صفحہ پر شائع کی۔

ریفریشر کورس

مورخہ 30/اپریل تا 2/مئی لوکل مشنریز، معلمین وداعیان الی اللہ کا تین روزہ ریفریشر کورس جماعت احمدیہ نائیجر کے ہیڈ کوارٹر ینامی مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا۔

30/اپریل صبح نو بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں ریفریشر کورس کی غرض وغایت سے آگاہ کیا اور اس سے کماحقہ استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر امیر صاحب نے دعا کروائی۔

اس تین روزہ ریفریشر کورس کا آغاز انفرادی نماز تہجد سے ہوتا رہا اور باقاعدہ تدریس صبح 9 بجے سے ایک بجے دوپہر تک ہوتی رہی۔ عصر کی نماز کے بعد MTA سے استفادہ کیا گیا۔ نماز عشاء کے بعد سوال وجواب کا پروگرام ہوتا رہا۔ اختلافی مسائل، جماعتی عقائد اور فقہی مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ یہ سب مواد فوٹو کاپی کے ذریعہ سب کو مہیا کیا گیا تاکہ بعد میں بھی استفادہ کیا جاسکے۔

2/مئی کو بعد نماز عشاء اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم فخر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ نے ریفریشر کورس کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اپنے اختتامی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے ذاتی کردار، تبلیغ، تربیت، ذاتی رابطہ اور وصیت کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔ دعا کے ساتھ یہ تین روزہ ریفریشر کورس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس ریفریشر کورس میں کل 13 معلمین وداعیان الی اللہ نے حصہ لیا۔ تدریس کے فرائض مکرم فخر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار شاکر مسلم مبلغ سلسلہ نے انجام دیئے۔

افتتاح مسجد نور

مارادی ریجن کے ایک گاؤں Elgada میں جماعت کو ایک مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ مسجد کا مسقف حصہ 10X5 میٹر ہے۔ 16/فروری کو سنگ بنیاد رکھا گیا مگر باقاعدہ کام کا آغاز 10/اپریل کو ہوا۔

مورخہ 18/مئی بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے مساجد کی تعمیر کی غرض وغایت بیان کی۔ اس افتتاح کے موقع پر ارد گرد کے 18 دیہات سے احباب ونمائندگان شریک ہوئے۔ مختلف گاؤں کے چیفس اور امام بھی شریک ہوئے اور بعد نماز جمعہ بڑے اچھے الفاظ میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ نماز جمعہ کی حاضری 500 سے زائد تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مسجد کا نام "مسجد نور" عطا فرمایا۔

تقریب آمین

ماراوا ڈیپارٹمنٹ کے ایک گاؤں Dan Kalgo میں چار نوجوانوں نے قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کیا۔ جن کی تقریب آمین مورخہ 18/مئی بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عصر کی گئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے چاروں نوجوانوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور انہیں تحائف دیئے۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور والدین کو نصائح کیں کہ خود بھی قرآن کریم پڑھنا سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس تقریب میں چالیس سے زائد احباب شامل ہوئے۔

تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ ینامی

ناصرات الاحمدیہ ینامی کی دس روزہ تربیتی کلاس مورخہ 18/جولائی 2007ء تا 28/جولائی 2007ء ینامی مشن ہاؤس میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں بچیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن، نماز سادہ مکمل، طریقہ نماز، طریقہ وضو، چند دعائیں مع خلافت جوبلی کی دعائیں یاد کروائی گئیں۔ چند احادیث مبارکہ، قرآن کریم کی آخری آٹھ سورتیں یاد کروائی گئیں۔ اس کے علاوہ مختصر تاریخ اسلام وتاریخ احمدیت سوال وجواب کی صورت میں یاد کروائی گئیں۔ تدریس کے فرائض عزیزہ نفیسہ ایڈے نے سرانجام دیئے۔ گاہے گاہے صدر صاحبہ لجنہ نے ان کی معاونت کی۔

یہ کلاس صبح 9:30 بجے تا شام پانچ بجے تک ہوتی رہی۔ بچیاں روزانہ صبح آتیں اور شام کو ان کے گھروں میں ان کو چھوڑ آجاتا۔ کلاس کے اختتام پر ایک ٹیسٹ بھی لیا گیا۔

اس کلاس کی اختتامی تقریب 28/جولائی کو منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد رپورٹ پیش کی گئی۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے چند نصائح کیں اور دعا کے ساتھ یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کلاس میں 20 ناصرات شامل ہوئیں۔

تربیتی کلاس اطفال الاحمدیہ ینامی

اطفال الاحمدیہ ینامی کی دس روزہ تربیتی کلاس مورخہ 2/اگست سے 12/اگست 2007ء تک ینامی مشن ہاؤس میں منعقد ہوئی۔

دوران کلاس بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن، سادہ نماز، طریقہ وضوء، اذان، طریقہ نماز، مختلف دعائیں نیز خلافت جوبلی کی دعائیں۔ چند احادیث مبارکہ، قرآن کریم کی آخری آٹھ سورتیں، مختصر تاریخ اسلام وتاریخ احمدیت سوال وجواب کی صورت میں یاد کروائی گئیں۔

اس کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم ابراہیم آدم صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے سرانجام دیئے۔

یہ کلاس صبح 9:30 بجے سے شام 4:30 بجے تک ہوتی رہی۔ 11/اگست کو اطفال کا ٹیسٹ بھی لیا گیا۔

مورخہ 12/اگست کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد رپورٹ پیش کی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب بھی اختتام پذیر ہوئی۔

اس تقریب میں والدین بھی شامل ہوئے۔ کل 23 اطفال نے شرکت کی۔

افتتاح مسجد محمود

ینامی سے 160 کلومیٹر دور "تیرا" (Tera) ڈیپارٹمنٹ کے "دوبو" (Doubo) نامی گاؤں میں جماعت کو ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ گزشتہ سال یہاں جماعت کا قیام ہوا تھا۔ مورخہ 9/جون 2007ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور بارہ ہفتے کے قلیل عرصہ میں یہ مسجد مکمل ہوئی۔

مسجد کی تعمیر کے لئے گاؤں کے ایک دوست نے 2000 مربع میٹر زمین جماعت کے نام الاٹ کی۔ وقار عمل کے ذریعہ احباب نے پانی، بجری اور ریت مہیا کی۔ اس طرح وقار عمل کے ذریعہ چار لاکھ فرانک سیفا کی بچت کی گئی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام "مسجد محمود" عنایت فرمایا۔

مورخہ 31/اگست بروز جمعہ نماز جمعہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ مکرم اکبر احمد طاہر صاحب امیر جماعت نائیجر نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں مساجد کی تعمیر کی غرض وغایت بیان کی۔ نماز جمعہ میں بلدیہ کے وائس میئر، سیکرٹری جنرل اور چیف کے نمائندہ کے علاوہ بعض قریبی علاقوں کے احباب نے شرکت کی۔ جمعہ کی حاضری 200 سے زائد تھی۔

ایک اخبار Le Soliel نے تصاویر کے ساتھ مسجد کے افتتاح کی خبر شائع کی۔ اسی طرح ایک پرائیویٹ ٹی وی Donnia نے تین مرتبہ اپنی خبروں میں افتتاح کی جھلکیاں نشر کیں۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ نائیجر کو ترقیات سے نوازے اور نائیجر کے طول وعرض میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

ٹمبکٹو کا انمول خزانہ ۔ اسلامی مخطوطات

محمد زکریا ورک ۔ کینیڈا

ٹمبکٹو کا افسانوی شہر مالی (افریقہ) کے ملک میں ہزاروں سال پرانا شہر ہے۔اس کی شہرت کی بڑی وجہ یہاں پر پرائیویٹ اور پبلک لائبریریوں میں موجود عربی و عبرانی رسم الخط میں لکھے ہوئے سات لاکھ اسلامی مخطوطات ہیں جو ہزاروں سال پرانے ہیں۔ یہ اسلامی مخطوطات اس شہر کا انمول خزانہ ہیں جس کی دیکھ بھال کے لئے کام شروع ہو چکا ہے۔ یہاں پر صدیوں پرانے قرآن پاک اور صحیح بخاری کے قلمی نسخے ہیں۔ ان مخطوطات کی زبردست اہمیت اور افادیت کے پیش نظر ان کو آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کرنے کی خاطر Digitize کیا جا رہا ہے۔

مغربی افریقہ میں اسلام کی بے مثال وسعت کے دوران ٹمبکٹو نے مرکزی کردار ادا کیا۔ یہاں پر قرآن کی تعلیم اور تدریس کیلئے عظیم الشان مدرسہ قائم تھا۔ یہاں کے اساتذہ مکہ اور مصر سے تعلیم حاصل کر کے آتے تھے۔ کہتے ہیں کہ چودھویں صدی میں مالی کا متمول بادشاہ منشا موسیٰ (1307-1332ء) جب حج کے عزم سے سفر کرتے ہوئے قاہرہ میں سے گزرا تو اس کے ساتھ 60,000 ہزار غلام، 12,000 خادم اور سپاہی، متعدد بیویاں اور 80 اونٹ تھے۔ ہر اونٹ پر ایک سو پاؤنڈ سونا لدا ہوا تھا۔ قاہرہ میں اس نے اپنی سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عوام الناس میں اتنے طلائی تحائف تقسیم کئے کہ بازار میں سونا وافر کمیت میں آجانے سے اس کی قیمت گر گئی۔ بادشاہ کی آمد اور اس کی سخاوت سے مالی کا نام زبان زدعام ہو گیا۔

ٹمبکٹو شہر صحارا کے صحرا کے جنوب میں نائیجر دریا سے 13 کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ شہر کی بنیاد 1100ء میں رکھی گئی تھی۔ تیرھویں صدی میں یہ مالی کی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ ابن بطوطہ جب 1353ء میں یہاں آیا تو یہ مالی کی حکومت کی زیر انتظام تھا۔

کسی زمانے میں یورپ میں انسان نے اگر یہ کہنا ہوتا کہ فلاں شہر کے بعد دنیا ختم ہو جاتی ہے تو فوراً ٹمبکٹو کا شہر ذہن میں ابھر آتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شہر کسی زمانے میں تجارت اور علم و دانش کا عظیم الشان مرکز ہوا کرتا تھا۔ مسلمان تاجر ویسٹ افریقہ سے سونا شمال کے ممالک اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کی طرف لے کر جاتے اور واپسی پر نمک اور دوسری اشیاء تجارت کی غرض سے اپنے ہمراہ لے کر لوٹتے تھے۔ تجارت کی وجہ سے ٹمبکٹو کی امارت میں بہت وسعت پیدا ہوئی اور ہر طرف مال و دولت کی ریل پیل نظر آتی تھی۔

مالی کے خالص سونے کا چرچا دنیا کے تمام ممالک میں تھا۔ عہد وسطیٰ کے دور میں دنیا کا دو تہائی سونا مغربی افریقہ کی کانوں سے نکالا جاتا تھا۔ مالی کی شہرت ہاتھی کے دانتوں، شترمرغ کے پروں، کولا کے درختوں، کھالوں اور غلاموں کی وجہ سے بھی تھی۔ اس زمانے میں ایک پاؤنڈ نمک کی قیمت ایک پاؤنڈ سونے کے برابر ہوتی تھی۔ ٹمبکٹو میں دولت کی ریل پیل کی داستانیں مسلمان تاجروں اور یورپین سیاحوں کے ذریعہ دنیا میں پھیلی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹمبکٹو اپنے وقت کا بہت بڑا اسلامی مرکز بھی تھا جہاں یورپین سیاحوں کا کھلے عام چلے آنا ممنوع تھا۔ اس زمانے میں ٹمبکٹو کو "333 صوفیوں کا شہر" کہا جاتا تھا۔

سولہویں اور سترھویں صدی میں تجارت بحر الکاہل کے ممالک کی طرف منتقل ہو گئی نیز 1591ء میں مراکش نے مالی پر قبضہ کر لیا اور سونگھے ایمپائر کے خاتمے سے یہ شہر زوال پذیر ہونا شروع ہو گیا۔ دو سال بعد مراکش کی حکومت نے یہاں کے علماء کو شک کی بناء پر اپنی حراست میں لے کر چند ایک کو مراکش ملک بدر کر دیا۔ کچھ اس کشمکش کے دوران لقمہ اجل بن گئے۔ اس زمانے میں شہر کی آبادی ایک لاکھ کے قریب تھی۔ بہت سے یورپین افراد نے ٹمبکٹو آنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے ۔ 1824ء میں جیوگرافیکل سوسائٹی آف پیرس نے دس ہزار فرانک کا انعام مقرر کیا جو شخص ٹمبکٹو سے واپس آکر وہاں کے عینی حالات بتلائے گا۔ فرانس نے 1893ء میں ٹمبکٹو کو فتح کر کے یہاں کی صدیوں پرانی عمارتوں کو بحال کیا جو مفلسی کی حالت میں غربت کی علامت بن چکی تھیں۔ 1960ء میں یہ شہری پبلک آف مالی کے زیر انتظام آگیا۔ اس وقت بیس ہزار کی آبادی کا شہر ٹمبکٹو مالی کا انتظامی دار الخلافہ ہے۔ یہ ایک بیاباں اور مفلس شہر ہے جو اپنی دوری، غربت، درجہ حرارت اور ریت کے ٹیلوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ ٹمبکٹو کی ائیر پورٹ اگرچہ چند سال قبل تعمیر ہوئی تھی مگر جہازوں کے آنے جانے کا شیڈول اس قدر دگرگوں ہے کہ مسافر بیچارے بعض دفعہ کئی روز انتظار میں ہی گزار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود دنیا بھر سے ٹورسٹ یہاں کھنچے چلے آتے ہیں۔ شہر کی تمام تر تجارت نائیجر دریا کے ذریعہ ہوتی جو شہر سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سب سے زیادہ تجارت ہمسایہ ملک ماریٹانیہ کے ساتھ ہوتی ہے۔

انمول شہر

شہر میں ملازمت کے مواقع بہت محدود ہونے کے باعث اکثر نوجوان ٹور گائیڈ بن جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک کے نام تاریخی یا افسانوی ناموں پر ہوتے جیسے علی بابا، جارج واشنگٹن۔ شہر کی سین کور (Sankore) یونیورسٹی میں کسی زمانے میں پچاس ہزار طالب علم ہوتے تھے اور انہی کے ذریعہ اسلام مغربی افریقہ میں پھیلا تھا۔ اس وقت اِس یونیورسٹی میں پندرہ ہزار طالب علم ہیں۔ شہر کی بہت ہی دیدہ زیب مسجد جن گے ریبر (Jingereber) جو گارے اور مٹی سے 1325ء میں تعمیر ہوئی تھی ابھی تک محفوظ ہے۔

شہر میں تین قومیتوں کے لوگ آباد ہیں یعنی سونگھرائی (Songhrai)، طوآریگ (Tuareg)، مور (Moore) یعنی ماریتانیا (Moretania) سے آئے ہوئے عربی النسل لوگ۔ ان کا آپس میں ملنا جلنا عام ہے مگر اس کے ساتھ ہی وہ اپنی اپنی قومی و نسلی روایات کو ابھی تک اپنائے ہوئے ہیں۔ شہر میں ایک انٹرنیٹ کیفے بھی موجود ہے جہاں عورتیں چادریں اوڑھے کمپیوٹرز پر مصروف نظر آتی ہیں۔ چند سال قبل سونگھرائی اور طوآریگ اقوام کے لوگوں میں چپقلش پیدا ہوئی تھی مگر جلد ہی امن و امان کی فضا بحال ہو گئی۔ شہر میں مسلمان فلاسفرز اور سکالرز بڑی تعداد میں رہائش پذیر ہیں جو امن کے قیام میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔

شہر کا احمد بابا سینٹر بھی بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے جہاں ہزاروں کی تعداد میں کتابوں کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ ان مسودات میں ایک ہزار سال کے اسلامی اور سائنسی علوم مدفون ہیں۔ 1974ء میں یونیسکو اور بعض عرب ممالک کی امداد سے سینٹر کی تزئین اور تعمیر کے بعد اس کا افتتاح ہوا تھا۔ احمد بابا سینٹر میں 20,000 کے قریب عربی زبان میں دستی مخطوطات ہیں جن میں سے بعض دوسری صدی میں سپرد قلم کئے گئے تھے۔ یہ مخطوطات سائنس، اسٹرانومی اور میڈیسن کے موضوعات پر ہیں۔ یہاں کی ایک مشہور کہاوت یہ ہے کہ: "سونا جنوب سے آتا ہے، نمک شمال سے آتا ہے، دولت سفید اقوام کے ممالک سے آتی لیکن دانش وری اور حکمت صرف ٹمبکٹو میں ہی پائے جاتے ہیں"۔

مسٹر شریف الفاسین جو علی بابا سینٹر میں پرانی دستاویزات کا ناظم ہے اس کا کہنا ہے کہ عہد وسطیٰ میں ٹمبکٹو دنیا کا مرکز ہوتا تھا۔ پھر خدا نے اس کی تقدیر میں ایسا تغیر پیدا کیا کہ ٹمبکٹو دنیا کا واقعی آخری کنارہ بن گیا۔ لیکن مجھے قوی امید ہے کہ ایک روز خدا اس کی تقدیر بدلے گا اور ٹمبکٹو ایک بار پھر دنیا کا مرکز بن جائے گا۔ شہر کا ایک فلاسفر اسماعیل حیدارہ کہتا ہے کہ ایک زمانے میں ٹمبکٹو کے مکین مسلمان، نصرانی اور اہل یہود ہوا کرتے تھے۔ یہ شہر ہمیشہ رواداری کا مرکز رہا ہے۔ مذہبی اور عصبی رواداری کے موضوع پر شہر کی لائبریری میں تین ہزار کے قریب قدیم مسودات موجود ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ بہ حیثیت ایک مالین کے میں بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میری رگوں میں نصرانی، یہودی اور مسلمان خون دوڑ رہا ہے۔ مالی کے ملک میں ٹمبکٹو اگرچہ ایک مفلوک الحال شہر ہے لیکن افریقہ بلکہ دنیا کا یہ ایک سب سے پرانا اور کتابوں کے خزانے سے بھرا متمول شہر ہے۔

شہر کی مساجد

جنگا ریبر (Jingareyber) مسجد: ۔ اس مسجد کی تعمیر مالی کے سلطان کنکان موسیٰ نے 1325ء میں شروع کی تھی جب وہ حج سے واپس لوٹ کر آیا تھا۔ جرمنی کا سیاح ہائن رک بارتھ (H. Barth) جو یہاں 1853ء میں آیا تھا اس کا کہنا ہے کہ مسجد کے بڑے گیٹ پر 1327ء کی تاریخ اور کنکان موسیٰ کا نام کندہ تھا۔ اس کا نقشہ اسلامی سپین کے آرکی ٹیکٹ ابو اسحٰق الساحلی نے تیار کیا تھا۔ سلطان کی اس سے ملاقات حج کے دوران مکہ میں ہوئی تھی جو اس کو سونے کے چالیس ہزار مثقال کے عوض اپنے ساتھ لیتا آیا تھا۔

مسجد میں دو ہزار افراد نماز ادا کر سکتے تھے۔ مسجد کی تعمیر نو ٹمبکٹو کے قاضی امام العقیب نے 1570-1583ء کے دوران کروائی تھی۔ مسجد کا شمالی حصہ چونے کے پتھر سے بنایا گیا جبکہ باقی کی مسجد مٹی کے گارے سے بنائی گئی جس میں سوت، تنکے اور لکڑی کا بھوسہ شامل کیا گیا تھا۔ مسجد کے دو مینارے اور ستونوں کی پچیس قطاریں جو مشرق اور مغرب کی سمت میں ہیں۔ مسجد کی زبوں حالی کے پیش نظر 1990ء میں اس کو 'لسٹ آف ورلڈ ہیری ٹیج ان ڈینجر' میں شامل کیا گیا اور دسمبر 1996ء کے بعد 'ورلڈ ہیری ٹیج فنڈ' سے ملنے والی رقم سے اس کو بحال کر دیا گیا۔

سن کور (Sankore) مسجد: ۔ اس مسجد کی تعمیر ایک دولت مند مسلمان نے 1433ء میں شروع کی۔ پرانے ڈھانچے کو گرا کر اس کی تعمیر نو بھی امام العقیب نے 1578-1582ء میں کی تھی۔ حج کے دوران امام العقیب نے کعبہ کی عمارت کی پیمائش کی اور واپس آکر اسی سائز کی مسجد تعمیر کروائی۔ مسجد کی تعمیر میں بھی وہی میٹیریل استعمال کیا گیا جو جنگاریبر میں کیا گیا تھا۔ موسم سرما میں اندرون مسجد نماز ادا کرنے کیلئے صفوں کی نشاندہی کی گئی ہے جبکہ موسم گرما میں صحن میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ مسجد کے عین مرکز میں ایک منفرد مینارہ ہے جس کی بلندی پندرہ میٹر (48 فٹ) ہے۔ مسجد کا شمالی حصہ مدرسہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا اور یونیورسٹی آف سن کور کے نام سے مشہور تھا۔ تاریخ الافتاح کے مصنف کے مطابق پندرھویں صدی میں یہاں پندرہ ہزار طالبعلم تعلیم پا رہے تھے۔ یہاں کے فاضل اساتذہ قانون، صرف و نحو، علم نجوم، تاریخ اور دینیات کی تعلیم سے طالب علموں کو بہرہ ور کرتے تھے۔

مسجد کو سب سے زیادہ خطرہ صحرا سے آنے والی ریت سے رہا حتّٰی کہ 1952ء میں ریت کے پانچ فٹ اونچے ڈھیر مسجد کے سامنے لگ گئے تھے۔ چنانچہ مسجد کی چھت اٹھا کر دیواریں اونچی کی گئیں۔ مسجد کے سامنے کے حصہ پر چونے کا پتھر لگایا دیا گیا مگر مسجد کے مغربی حصہ کا ایک گیٹ ریت میں دفن ہو چکا تھا جس سے مسجد کے سٹرکچر کو نقصان پہنچا۔ اس کی بحالی کیلئے مسجد کی انتظامیہ نے ٹمبکٹو کلچرل مشن اور مالی کی منسٹری آف کلچر کے مالی تعاون سے بحالی کا کام شروع کیا۔ 1996ء میں یونیسکو کے ورلڈ ہیری ٹیج فنڈ نے بھی امداد مہیا کی۔

سدی یحییٰ (Sidi Yahia) مسجد: ۔ شہر کی مشہور ترین تین مساجد میں سے اس مسجد کی دیکھ بھال سب سے زیادہ کی گئی ہے۔ روایت کے مطابق اس مسجد کی تعمیر شیخ المختار حماء اللہ نے 1400ء کے لگ بھگ کروائی تھی اس امید پر کہ ایک ولی اللہ کی آمد متوقع تھی۔ یہ ولی اللہ چالیس سال بعد سدی یحی کی صورت میں نمودار ہوا جس کا تقرر امام کے طور پر ہوا تھا۔ 1577ء کے لگ بھگ امام العقیب نے مسجد کے شکستہ حصوں کو بحال کروایا۔ مینار کے اندر روزن بنائے گئے اور صحن کو کشادہ کر دیا گیا۔ مسجد کے اندر ستونوں کی قطاریں شمال اور جنوب کے رخ پر تھیں تا نمازیں موسم سرما میں عمارت کے اندر ادا کی جاسکیں۔ 1990ء میں مسجد کو 'لسٹ آف ورلڈ ہیری ٹیج ان ڈینجر' میں شامل کر دیا گیا جس کے بعد مسجد کی حفاظت اور بحالی کیلئے یونیسکو کے 'ورلڈ ہیری ٹیج فنڈ' میں سے رقم موصول ہو رہی ہے۔

عرب سیاح کی آمد

حسن بن محمد الوزان الغرناطی (1485-1554) کی پیدائش غرناطہ (اسلامی سپین) میں ہوئی تھی۔ اس کے خاندان کو جب ملک بدر کیا گیا تو وہ مراکش میں قیام پذیر ہو گئے۔ وہ اپنے چچا کے ہمراہ نارتھ افریقہ اور گھانا کے ملک میں ڈپلومیٹک مشنز پر گیا تھا۔ حالت شباب میں اس کو نصرانی بحری قزاقوں نے اغوا کر کے عالم و فاضل پوپ لیو دہم (Leo X) کے حضور پیش کیا۔ پوپ نے اس کو اطالین زبان میں 'سروے آف افریقہ' کے موضوع پر مفصل کتاب لکھنے کو کہا۔ اس نے گھانا کے شہر ٹمبکٹو کو وزٹ کیا جو تجارت اور کتابوں کا عالمی مرکز تھا۔ حسن نے ٹمبکٹو میں جو کچھ دیکھا اس کا اندازہ اس کی کتاب 'دی ڈسکرپشن آف افریقہ' میں کچھ یوں ہے: "ٹمبکٹو کے گھر جھونپڑوں جیسے ہیں جن کی چھت گھاس پھونس سے بنائی ہوتی ہے۔ شہر کے مرکز میں ایک عبادت خانہ ہے جو پتھر اور چونے کے مسالے سے بنا ہوا ہے۔ اس کو ایک آرکی ٹیکٹ نے بنایا تھا جس کا نام غرناطہ (اسحٰق الساحلی الغرناطی) تھا۔ یہاں ایک اور عظیم محل بھی ہے جو اسی شخص نے تعمیر کیا تھا۔ کاریگروں اور تاجروں کی دکانیں خاص طور پر پارچہ بافوں کی دکانیں کثیر تعداد میں ہیں۔ یورپ سے پارچہ جات درآمد کئے جاتے ہیں۔ شہر کی عورتیں اپنے چہروں پر نقاب ڈالنے کے رواج پر عمل پیرا ہیں ماسوا غلاموں کے جو منڈی میں تمام اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ شہر کے لوگ بہت متمول، خاص طور پر غیر ملکی جو اس ملک میں آباد ہو گئے ہیں۔ ان کے تمول کی یہ حالت ہے کہ موجودہ بادشاہ نے اپنی دو بیٹیاں دو بھائیوں سے بیاہ دیں جو بزنس مین ہونے کی وجہ سے بہت مالدار ہیں۔

ٹمبکٹو میں کثیر تعداد میں میٹھے پانی کے کنویں ہیں۔ جب دریائے نائیجر میں طغیانی آتی ہے تو نہروں کے ذریعہ پانی شہر تک لایا جاتا ہے۔ شہر میں گندم اور جانور بھی کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ دودھ اور مکھن کا استعمال بہت ہوتا ہے۔ نمک کی یہاں قلت ہے کیونکہ یہ ٹمبکٹو سے پانچ سو میل دور شہر تگازا سے لایا جاتا ہے۔ جس شہر میں میرا قیام تھا وہاں نمک کی قیمت 80 ڈوکاٹ (Ducat) تھی۔ بادشاہ کے پاس سکوں اور سونے چاندی کے ڈلے ہیں جبکہ ان میں سے ایک ڈلے کا وزن 970 پاؤنڈ ہے۔

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ: 6214750، 6214760
اقصیٰ روڈ: 6212515، 6215455
پروپرائٹر ۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

بادشاہ کے پاس تین ہزار گھوڑ سوار اور ان گنت سپاہی ہیں جو تیر کمانوں سے لیس ہوتے۔ بادشاہ اہل یہود کا پکا دشمن ہے۔ وہ کسی کو شہر میں قیام کرنے نہیں دیتا۔ شہر میں بہت سارے قاضی، اساتذہ اور علماء ہیں جن کا تقرر بادشاہ خود کرتا ہے۔ وہ علم کی قدر کرتا ہے۔ ہاتھ سے لکھی کتابیں باربری سے درآمد کر کے فروخت کی جاتی ہیں۔ اس تجارت سے سب سے زیادہ منافع کمایا جاتا ہے بہ نسبت دیگر اشیاء کی خرید و فروخت سے۔ شہر میں باغات یا پھل والے درختوں کے باغیچے نہیں ہیں۔"

(The Description of Africa by Leo Africanus 1526)

ابن بطوطہ کا سفر

ابن بطوطہ نے مغربی افریقہ کا سفر فیض (مراکش) سے 1351ء میں شروع کیا اور فروری 1352ء میں وہ ولاطہ شہر میں آن وارد ہوا۔ اونٹوں کا کارواں جب طاغازہ شہر پہنچا تو پورے قافلے نے یہاں دس روز تک قیام کیا۔ ابن بطوطہ نے ایک ایسے نادر مکان میں قیام کیا جو سارے کا سارا نمک سے بنا ہوا تھا صرف اس کی چھت اونٹ کی کھال کی تھی۔ یہاں کا پانی بہت نمکین تھا۔ ولاطہ کے شہر میں جب وہ قاضی کی عدالت میں گیا تو اس کا استقبال ایک عورت نے کیا جو قاضی کی دوست تھی۔ ابن بطوطہ کو یہ برا لگا۔ ابن بطوطہ نے مالی میں آٹھ ماہ قیام کیا۔ اس نے دیکھا کہ والدین اپنے بچوں کو قرآن بڑی سختی سے حفظ کراتے تھے۔ پورے ملک میں امن و امان تھا۔ جب وہ ٹمبکٹو پہنچا تو اس وقت یہ شہر ترقی کے زینہ پر گامزن ہونا شروع ہوا تھا۔ اس لئے وہ اس سے زیادہ متاثر نہ ہوا۔

ٹمبکٹو کے علماء اور دانشور

ٹمبکٹو کے شہر نے درجنوں ممتاز دانشور پیدا کئے۔ یہاں کے نیگرو سکالر تیونس، مراکش اور مصر کے عالموں سے زیادہ روشن خیال تھے۔ ان کو مراکش اور مصر کی جامعات میں پروفیسر مقرر کیا جاتا تھا۔ شہر میں جو عالم آتے تھے ان سے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنی کتابیں نقل کرنے کی اجازت دیں چنانچہ ان کے شاگرد یہ کتابیں نقل کر لیتے تھے۔ ان عالموں میں سے بعض نے تصوف کے میدان میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ ان کی اکثریت قادریہ طریقہ کی پیروکار تھی جس کے بانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تھے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:

مودیبو محمد الکبوری کا تعلق فلانی قوم سے تھا۔ وہ ایک مانے ہوئے فقیہ اور قاضی تھے۔ انہوں نے سن کور یونیورسٹی کے متعدد مذہبی علمائے کرام کی معیت میں وقت گزارا۔ انہوں نے سن کور یونیورسٹی کا نصاب تعلیم طے کیا تھا۔

القاضی الحاج ولاطہ شہر کے قاضی تھے۔ بعد میں وہ ٹمبکٹو شہر کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ انہوں نے ٹمبکٹو کے شہریوں کو ہدایت کی کہ وہ عصر کی نماز کے بعد اور پھر مغرب کی نماز کے بعد قرآن پاک کا کچھ حصہ (حزب) تلاوت کیا کریں۔

ابوعبداللہ محمد ابن عثمان کا تعلق طوآرگ قبیلہ سے تھا۔ وہ علم کا سمندر تھے جس کی وجہ سے ان کو ٹمبکٹو کے قاضی کے عہدہ پر تفویض کیا گیا۔ وہ بہت ہی نیک اور زاہد انسان تھے جس کا شجرہ نسب احمد بابا سوڈانی سے ملتا تھا۔

شیخ سدی محمود ابن عمر کو شیخ الاسلام ابوالبرکات کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ وہ ٹمبکٹو کے قاضی القضاۃ، اور یونیورسٹی آف سن کور کے چانسلر تھے۔ وہ نہایت پارسا، حیادار، اور عاجز انسان تھے۔ ان کو عربی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔

مختار محمد ابن عثمان کا لقب النحوی تھا یعنی گرائمر کا ماہر۔ وہ روشن دماغ سکالر تھے جس کو تمام اسلامی عبور پر دسترس حاصل تھی۔ محمد ابن المختار النحوی کو قاضی محمود نے امام اور یونیورسٹی آف سن کور کا چانسلر مقرر کیا تھا۔ اپنے والد کی طرح ان کو بھی عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں وہ ہر سال قاضی عیاض کی کتاب الشفاء کا درس دیا کرتے تھے جس کو سن کر حاضرین مسحور ہوجاتے تھے۔

محمود قطی (Kati) ٹمبکٹو کے افضل ترین عالم تھے جس کے والد اندلس سے ہجرت کر کے چودھویں صدی عیسوی میں یہاں آئے تھے۔ اس کی والدہ کا تعلق سونگھے کے شاہی خاندان سے تھا۔ ان کے نام سے منسوب لائبریری کا نام فانڈو قطی (Fondo Kati) لائبریری ہے۔ اسماعیل حیدارا جو اس کی نسل سے ہے اس کو اس لائبریری میں موجود ہزاروں نسخوں کو محفوظ کرنے کے لئے سپین کی حکومت نے خاص گرانٹ دی ہے۔

محمد باگایوگو ٹمبکٹوی (Bagayogo) سدی یحیٰ اور سن کور یونیورسٹیوں میں ممتاز اور مقبول عام پروفیسر تھے۔ ان کے والد پندرھویں صدی میں یمن سے یہاں آئے تھے۔ ان کو اسلامی علوم پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ جب وہ مکہ جاتے ہوئے قاہرہ رکے تو الازہر یونیورسٹی کی طرف سے ان کو معلم (ڈاکٹر) کا خطاب دیا گیا۔ وہ ایک مانے ہوئے فقیہ تھے۔ ان کا زیادہ وقت عموماً تدریس میں صرف ہوتا تھا۔ وہ اپنے دوستوں اور شاگردوں کو اپنی ذاتی کتابیں بلا تکلف مطالعہ کے لئے دے دیتے اور واپس بالکل نہ مانگتے تھے۔ ان کو ٹمبکٹو کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ انہوں نے قرآن مجید کی کتابت اپنے ہاتھ سے کئی بار کی جس کے نسخے ابھی تک بابا محمود کے پاس موجود ہیں جو سدی یحیٰ مسجد کے امام تھے۔ ان کو عربی صرف و نحو، فقہ، حدیث اور منطق پر دسترس حاصل تھی۔ ان کے ایک مشہور استاد کا نام احمد بابا تھا۔

احمد بابا سوڈانی کا شجرہ نسب عمر ابن محمد عقیت سے ملتا تھا۔ وہ خود کو احمد بابا سیاہ فام کہلانا پسند کرتے تھے۔ وہ اپنے وقت کے مانے ہوئے قاضی، سکالر اور امام تھے۔ ان کی شہرت شمالی افریقہ اور مغربی افریقہ میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ ٹمبکٹو کے قاضی مقدمات کے فیصلہ جات کرتے وقت آپ سے قانونی مسائل میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ وہ امراء اور بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق بولنے میں سرمو انحراف نہ کرتے تھے۔ جب مراکش کی حکومت نے ٹمبکٹو پر حملہ کیا تو ان کی لائبریری میں 1600 کے قریب موجود مسودات کو تلف کر دیا گیا۔ انہوں نے دینیات، گرائمر، تاریخ اور فقہ پر 50 معرکتہ الآراء کتابیں تصنیف کیں۔ وہ برطانوی شاعر ولیم شیکسپیئر کے ہم عصر تھے۔ انہوں نے شیکسپیئر سے زیادہ کتابیں زیب قرطاس کیں مگر وہ صرف اس بناء پر گمنام رہے کہ وہ ٹمبکٹو کے رہنے والے تھے۔ ٹمبکٹو یورپین قوموں کے نزدیک کسی گمنام اور افسانوی جگہ کا نام تھا۔

آپ کے نام سے منسوب شہر میں ایک ادارہ 'احمد بابا انسٹی ٹیوٹ' ہے جس میں 30,000 کے قریب مخطوطات ہیں۔ ان میں سے بعض کی کتابت طلائی کی روشنائی سے کی گئی ہے۔ ان انمول مخطوطات میں علم فلکیات، ریاضی، جیوگرافی، ہربل میڈیسن، جمہوریت اور سیاسیات پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔

یونیورسٹی آف ٹمبکٹو

یونیورسٹی آف ٹمبکٹو کے طلباء تین مساجد میں تعلیم حاصل کرتے تھے یعنی جنگارے بر مسجد، مسجد سن کور اور مسجد سدی یحیٰ۔ بارہویں صدی میں اس یونیورسٹی میں 25,000 طالب علم زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے تھے جبکہ شہر کی آبادی 100,000 تھی۔ یہاں طالب علم افریقہ کے ہر ملک سے تحصیل علم کے لئے آتے تھے۔ جب کوئی طالب علم تعلیم مکمل کر لیتا تو اسے پگڑی اس کی گریجوئیشن کی نشانی کے طور پر دی جاتی تھی۔ پگڑی میں خاص قسم کی گرہیں اور گول گھیرے ہوتے تھے۔

یونیورسٹی میں تین قسم کی ڈگریاں دی جاتی تھیں:

(1) ڈگری درجہ اول (پرائمری) میں طالبعلم قرآن پاک حفظ کرتا، عربی زبان پر عبور حاصل کرتا نیز لکھنے اور بولنے میں مہارت حاصل کرتا تھا۔ طالبعلموں کو دیگر علوم کے متعلق بنیادی معلومات مہیا کی جاتی تھیں۔

(2) ڈگری درجہ دوم (سیکنڈری) طالبعلم کا حفظ قرآن کرنا لازمی تھا کیونکہ تمام اسلامی علوم کا منبع قرآن مجید ہے۔ طالبعلموں کو مختلف اسلامی علوم سے متعارف کرایا جاتا جیسے صرف و نحو، قرآن کی تفاسیر، مسالک اسلام، فقہ، حدیث، ریاضی، جیوگرافی، تاریخ، علم ہیئت، علم کیمیا۔ طالبعلم کچھ عرصہ کے لئے کوئی ہنر بھی سیکھتے تھے۔ یونیورسٹی میں صنعت و حرفت کا خاص شعبہ تھا جس میں مچھلی پکڑنا، کنسٹرکشن، جوتیوں کی مرمت، لکڑی کا کام، درزی کا کام، جہاز رانی وغیرہ کی تربیت دی جاتی تھی۔ کسی خاص ہنر میں دسترس حاصل کرنے کا مدعا یہ تھا کہ امام یا عالم دین کسی امیر کی طرف سے دئے جانے والے وظیفہ پر زندگی نہ گزارے اور جب اسے نزاعی امور میں فیصلہ دینا ہو تو وہ بالکل غیر جانبدار ہو۔

(3) ڈگری درجہ اولیٰ کے لئے نصاب تعلیم بہت خاص قسم کا ہوتا تھا۔ طالب علم ممتاز و معروف پروفیسروں کی کلاسز میں بیٹھ کر کسی خاص مضمون میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ طالب علم زیادہ تر ریسرچ کا کام کرتے تھے جیسے پروفیسران کو اسلامی علوم میں سے مختلف موضوعات پر کسی ایک موضوع پر تحقیق کرنے کا کہتے تھے۔ اس کے بعد ہر طالب علم اپنی ریسرچ پیش کرتا، اس کے حق میں دلائل دیتا اور اپنے پروفیسر کو اپنے دلائل سے قائل کرتا۔ اس دوران دوسرے طالب علم بھی اس سے سخت قسم کے سوالات کرتے تھے۔ اکثر طالب علم کسی شیخ یا امام کو تلاش کر کے اس کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر لیتے تھے۔ گریجوئیشن کیلئے طالب علم کا نیک کردار ہونا اور اپنے مضمون پر مکمل دسترس رکھنا لازمی ہوتا تھا۔

حلقہ

حلقہ گویا ایک قسم کا پروفیسروں، اماموں اور محققین کی سوسائٹی ہوتی تھی جہاں اسلام کے نہایت اہم امور اور پیچیدہ مسائل پر باہم تبادلہ خیال کیا جاتا تھا۔ سوڈان کے امیر اور سلطان ٹمبکٹو کے محققوں کو مشکل مسائل کے قطعی فیصلوں کے لئے سوالات بھیجا کرتے تھے۔ ان سوالات کی نقلیں اس حلقہ کے علما میں تقسیم کر دی جاتی تھیں۔ ہر عالم اس مسئلہ پر ریسرچ کرتا پھر وہ سب مل کر بیٹھ جاتے اور ان کے جوابات پر غور و خوض کرتے تھے۔ ان جوابات کا مسودہ تیار کر لیا جاتا اس کے بعد کسی مسئلہ پر فتویٰ دیا جاتا تھا۔

ٹمبکٹو کے مخطوطات

جیسا کہ بیان کیا گیا ٹمبکٹو میں ستر لاکھ سے زیادہ عربی اور عبرانی زبان میں نادر اسلامی مخطوطات موجود ہیں جو کہ مغربی افریقہ کا انٹلیکچوئیل (علمی) ورثہ ہیں۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ افریقہ میں ایک وقت ایڈوانس قسم کی تہذیب پائی جاتی تھی۔ امریکہ کی یونیورسٹیوں میں طالب علموں کو بتایا جاتا ہے کہ افریقہ کی منہ بولی تاریخ تو ہے لیکن لکھی ہوئی تاریخ (written history) موجود نہیں اور نہ ہی افریقہ میں علمی روایت پائی جاتی تھی۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اس کی تردید امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہنری گیٹس جونیئر (Henry Gates Jr) بھی کر چکے ہیں جو ٹمبکٹو میں بذات خود جا کر ان مخطوطات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہیں۔

یورپ میں نشأۃ ثانیہ سے قبل ٹمبکٹو اس دور کا سب سے اعلیٰ علمی گہوارہ اور تجارت کا مرکز تھا۔ گھانا، مالی اور سونگھائی کی سلطنتیں اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ یہاں کے لوگوں کے دماغ نہایت زرخیز اور ان لوگوں کی علمی ذہانت اور قابلیت فقید المثال تھی۔ یونیورسٹی آف ٹمبکٹو سے جو سکالر پیدا ہوئے وہ اعلیٰ کردار، علمی مقام اور چوٹی کے دانشور تھے۔ یہاں جو اسلامی مخطوطات ابھی تک محفوظ ہیں وہ گوناگوں موضوعات پر ہیں جیسے تاریخ، جغرافیہ، میڈیسن، علم المناظر، علم فلکیات، طبیعات، علم کیمیا، اور اسلامی علوم۔ یہ مخطوطات مرور زمانہ کے ساتھ فرسودہ ہو چکے ہیں لیکن ان کو محفوظ کرنے کا کام ٹمبکٹو فاؤنڈیشن کے تحت شروع ہو چکا ہے۔ کئی ہزار مخطوطات محفوظ کئے جا چکے ہیں۔

ایک زمانہ میں مخطوطات گھروں کی الماریوں میں رکھے جاتے تھے۔ بعض خاندان اپنے مخطوطات غیر ملکیوں (یورپین ایکسپلوررز اور فرنچ کالونسٹ) کی غیر متوقع آمد کے خطرے کے پیش نظر ان کو کنوؤں اور گھروں کی مٹی سے بنی دیواروں میں بنے خفیہ سٹور رومز میں چھپا دیتے تھے۔ یہ مخطوطات نسل در نسل ان خاندانوں میں چلے آتے تھے۔ مثلاً عبدالقادر حیدارا کو نو ہزار ایسے مخطوطات ورثے میں ملے جن میں سے بعض کا تعلق سولہویں صدی سے ہے۔ 1993ء میں اس کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ ایک پرائیویٹ ماڈرن لائبریری کھولے جس کے دروازے خاص و عام کیلئے کھلے ہوں۔ چنانچہ ایک امریکن فاؤنڈیشن کی مالی معاونت سے اس نے ماما حیدارا لائبریری کھول لی جس میں تین ہزار مخطوطات کیٹالاگ ہو چکے ہیں ان میں سے بعض 1100ء میں لکھے گئے تھے۔ لائبریری آف کانگریس نے جون 2003ء میں ان مخطوطات کی واشنگٹن میں نمائش کا اہتمام کیا تھا۔ ان مخطوطات کی عربی کیٹلاگ کی پہلی جلد انٹرنیٹ پر دستیاب ہے www.al-furqan.com

ماما حیدارا لائبریری کے علاوہ یہاں کی قابل ذکر پرائیویٹ لائبریریوں کے نام درج ذیل ہیں: الوزگاری لائبریری۔ قاضی محمد طاہر لائبریری اور محمود قطی لائبریری۔ مؤخر الذکر لائبریری میں موجود چند اہم کتابیں یہ ہیں۔ دلائل الخیرات (1485ء)۔ قرآن پاک کا قلمی نسخہ (1424ء)۔ صحیح بخاری (1419ء)۔ الشفاء مصنفہ قاضی عیاض (1467ء)۔ ٹمبکٹو کے گرد و نواح میں پائی جانیوالی چند لائبریریاں یہ ہیں: لائبریری آف شیخ صدیقی، لائبریری آف شیخ زین الدین، لائبریری آف شیخ مختار انصاری، لائبریری آف قاضی عیسیٰ، لائبریری آف عبدالرحمٰن سدی، لائبریری آف مولے احمد بابر، لائبریری آف شیخ سدی علی، لائبریری آف طاہر شریفی وغیرہم۔ ان لائبریریوں میں موجود مخطوطات کو محفوظ کرنے کے لئے یورپین، امریکن اور افریقن ماہرین شب و روز کام کر رہے ہیں۔ بعض ایک قلمی نسخوں کا کاغذ اتنا بوسیدہ ہو چکا ہے کہ حقیقتاً الفاظ کتاب میں سے زمین پر گرتے رہتے ہیں۔ بعض نسخے افریقن زبانوں میں ہیں مگر عربی رسم الخط میں لکھے ہوئے ہیں۔ ایسے نسخوں کے تراجم کا کام بھی ہو رہا ہے۔ ماہرین یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ ان مخطوطات میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس سے دوسروں کو بھی آگاہ کیا جائے۔

اکتوبر 2005ء میں ساؤتھ افریقہ کے صدر تھابو ماںبیکی (Thabo Mbeki) نے 'آپریشن ٹمبکٹو' کی مہم کا آغاز کیا جس کا مقصد احمد بابا انسٹی ٹیوٹ کے لئے نئی عمارت تعمیر کرنا اور بعض نادر الوجود نسخوں کی بحالی و نمائش ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے عملہ کے کئی افراد ان پرانے مخطوطات کو محفوظ اور بحال کرنے کے لئے لندن (انگلینڈ) میں ٹریننگ لے رہے ہیں۔ ان کو digitize کرنے کے لئے ان افراد کو کمپیوٹر ٹریننگ بھی دی جا رہی ہے۔ ابھی تک اڑھائی ہزار نسخوں کو Analyse کیا جا چکا ہے۔ اس سارے کام کے لئے ناروے، امریکہ اور ساؤتھ افریقہ کی حکومتوں نے بڑی فراخدلی سے فنڈز مہیا کئے ہیں۔ کاش کہ تیل کی آمد سے لدے ہوئے اسلامی ممالک بھی اس اہم کام کی طرف توجہ دیں اور نسل انسانی کے اس انمول ورثہ کو بچانے کے لئے اس زبردست مہم کے لئے فنڈز مہیا کریں۔ یہ اسلامی مخطوطات ہمارا ورثہ ہیں ان کو محفوظ کرنا ہمارا کام ہے۔ مڈل ایسٹ کے ممالک میں عالی شان ہوٹل، گولف کے لئے میدان، مصنوعی جزیرے، سربفلک عمارتیں تو تعمیر کی جا رہی ہیں جو ایک زلزلہ سے زمین بوس ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس انمول خزانے کو محفوظ کرنے سے اجتناب برتا جا رہا ہے۔ اگلی نسلوں کے لئے ان بیش بہا مسودات کو محفوظ کرنا ہمارا اولین فرض ہونا چاہیے۔

zakaria.virk@moh.gov.on.ca

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبة:18)

جماعت احمدیہ کینیا (Kenya) مشرقی افریقہ میں

مٹاوا (Matawa) کے مقام پر مسجد احمدیہ کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: محمد احمد عدنان ہاشمی۔ مبلغ کینیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کو ویسٹرن ریجن میں ''مٹاوا'' (Matawa) کے مقام پر ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مٹاوا، مرکزی مشن شیانڈا (Shianda) سے گیارہ میل جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ جماعت مٹاوا ویسٹرن ریجن میں قائم ہونے والی دوسری جماعت ہے جو 1972ء میں مکرم مولانا محمد عیسیٰ صاحب مرحوم کی تبلیغ سے قائم ہوئی۔ آغاز میں کافی مشکلات تھیں۔ اس وقت جماعت مٹاوا کے افراد کی تعداد 402 ہے۔

اس علاقہ کے ابتدائی احمدیوں میں مکرم بکاری ہُونا (Bakari Huna) صاحب نے مسجد کے لئے اپنی زمین پیش کی جس پر عارضی مسجد بنائی گئی۔ بعد میں جماعت نے اسی مسجد کے قریب ایک پلاٹ خریدا جس پر گارے اور آئرن شیٹ کی چھت والی عارضی مسجد تعمیر کی گئی۔ بعدازاں 2006ء میں مستقل پکی مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ اس تعمیر کی نگرانی مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب نے کی اور اس کی تعمیر مکرم عثمان اولیسو صاحب (Usman Oleso) نے کی جو مقامی احمدی ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر ماہ اگست 2007ء میں مکمل ہوئی۔ اس کے مسقّف حصہ میں 500 نمازی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس مسجد کے ساتھ نمازیوں کے لئے پانی مہیا کرنے کی غرض سے ایک کنواں بھی کھدوایا گیا۔

تیاری افتتاح

افتتاح کی تیاری کے سلسلہ میں سب سے پہلے مقامی اور نواحی علاقوں کے احباب کو مطلع کیا گیا۔ اسکے ساتھ گورنمنٹ سے تعلق رکھنے والے دس مہمان مدعو کئے گئے جن میں علاقہ کے DO، ڈسٹرکٹ کمشنر اور چیف وغیرہ شامل تھے۔ افتتاح سے چار روز قبل خدام اور لجنہ نے مل کر وقارعمل کرکے مسجد اور احاطہ کو افتتاح کے لئے تیار کیا۔

مورخہ 2 ستمبر 2007ء بروز اتوار علی الصبح احباب جماعت جمع ہونا شروع ہوگئے۔ صبح دس بجے مکرم جمیل احمد صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا مع قافلہ تشریف لائے تو Shianda جماعت کے اطفال و ناصرات نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے اشعار کے ساتھ مکرم امیر صاحب کا استقبال کیا۔ مکرم امیر صاحب نے مسجد کا معائنہ کیا جس کے بعد افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو Saleem Lubanla نے کی۔ اس کے بعد جماعت مٹاوا کی تاریخ، اسلامی تعلیمات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاتم الانبیاء جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا جس میں نیکی اور خیر کے میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ پھر علاقہ کے چیف اور دیگر افراد نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مہمانوں میں جماعتی لٹریچر کے تحائف پیش کئے اور دعا کے بعد یہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔

اس تقریب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 12 جماعتوں کے 400 احباب شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں 33 کے قریب غیر از جماعت اور عیسائی مہمان شریک ہوئے۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اللہ تعالیٰ کے مخلص اور عبادتگزار بندوں سے بھر دے اور اس مسجد کو علاقہ کے لئے بابرکت بنائے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 اکتوبر 2007 قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم خلیل الرحمٰن ملک صاحب** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 5 اکتوبر 2007 کو 71 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک ہونے سے اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم جماعت کے پرانے خدمت کرنے والے کارکنوں میں سے تھے۔ جب سے MTA شروع ہوا، دنیا میں خلفائے احمدیت کے خطبات، تقریروں اور درسوں کے انگریزی مترجم کے طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات کے رواں ترجمہ کی بھی توفیق پائی۔ انتہائی مخلص، سادہ مزاج، ملنسار، خلافت کے جانثار اور یوکے جماعت کا قیمتی وجود تھے۔ 1958ء میں یوکے آکر پٹنی میں رہائش رکھی اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری، سیکرٹری تربیت، ریجنل ناظم انصاراللہ کے علاوہ ریڈنگ جماعت میں صدر کے طور پر جماعتی خدمتوں پر مامور رہے۔ وفات کے وقت آپ جماعت احمدیہ عالمگیر کے پریس سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم منظور احمد صاحب درویش۔ قادیان)

آپ 24 ستمبر 2007ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب مرحوم آف مسکرا ضلع ہمیر پور یوپی کی بیٹی تھیں۔ اس علاقہ میں قبول احمدیت کی سعادت حاصل کرنے والا یہ پہلا خاندان ہے۔ بعدازاں ان کے والد صاحب قادیان آکر آباد ہوگئے تھے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

(2) محترمہ ثمینہ بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم گیانی عبداللطیف صاحب درویش۔ قادیان)

آپ 27 ستمبر 2007ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب منڈاشی مرحوم آف بھدرواہ کی بیٹی تھیں۔ خواجہ صاحب مرحوم کو حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے ابتدائی احمدی ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ موصوف نے اپنی اس بیٹی کا اپنے ایک غیر احمدی بھانجے سے رشتہ کردیا تھا لیکن پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت کا علم ہونے پر وہاں سے رشتہ توڑ کر قادیان کے درویش مکرم گیانی عبداللطیف صاحب سے اپنی بیٹی کا رشتہ طے کردیا۔ مرحومہ نے اپنے درویش خاوند کے ساتھ لمبا عرصہ تنگی ترشی میں نہایت صبر اور حوصلے کے ساتھ گزارا۔ ان کے خاوند اس وقت ضعیف العمر اور صاحب فراش ہیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

(3) محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ (اہلیہ محترم غلام قادر صاحب گجراتی درویش۔ قادیان)

آپ 29 ستمبر 2007ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم عابد حسین خان صاحب مرحوم آف بھاگلپور (بہار) کی بیٹی تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ ہندوستان کے افراد اپنی بچیوں کی شادیاں قادیان میں مقیم نوجوان درویشوں سے کریں، مرحوم عابد حسین خان صاحب نے اپنی تین بیٹیاں قادیان کے تین درویشان کرام سے بیاہ دی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

(4) محترمہ مطلوبہ بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم محمد شفیع صاحب درویش۔ قادیان)

آپ 30 ستمبر 2007ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پاکستان سے بیاہ کر قادیان آئی تھیں۔ ان کے بچے ابھی چھوٹے ہی تھے کہ 1978 میں خاوند کی وفات ہوگئی۔ مرحومہ نے ساری زندگی بہت صبر اور حوصلے کے ساتھ بسر کرتے ہوئے بچوں کی پرورش کی۔ مرحومہ نومبائعات کے تربیتی کیمپ میں ہر سال بڑی محنت سے ڈیوٹی دیتی تھیں اور کئی سال سے عورتوں کی میتوں کو غسل بھی دیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

(5) محترم یعقوب احمد صاحب (آف محمود آباد اسٹیٹ سندھ)

آپ 29 اگست 2007ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں جان محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف پھیروچیچی کے ہاں 1942 میں پیدا ہوئے۔ پہلے محمود آباد اسٹیٹ کے جماعتی سکول میں ٹیچر تھے۔ پھر اسٹیٹ کی ہی زمینوں پر بطور منشی کام کرتے رہے۔ مرحوم نہایت نیک اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ آپ نے محمود آباد اسٹیٹ میں مختلف حیثیتوں میں بے لوث جماعتی خدمتوں کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب بطور مربی سلسلہ خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

تحریک جدید کا مالی سال

تحریک جدید کا مالی سال 31 اکتوبر 2007ء کو اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ اس لئے ایسے تمام مخلصین جماعت جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی نہیں کی وہ جلد ادائیگی کرکے عنداللہ ماجور ہوں تا کہ وہ اللہ کے فیوض و برکات سے حصّہ پاسکیں۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سیرالیون کے احمدیوں کی بے مثال قربانیاں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13؍ستمبر 2006ء میں مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب مرحوم کے قلم سے سیرالیون کے چند احمدیوں کی بے مثال قربانیوں کا تذکرہ شامل اشاعت ہے۔

سیرالیون کے شہر کینیما (Kenema) سے بیس میل کے فاصلہ پر Nagowa ریاست میں ایک گاؤں Manokotohun میں ایک افریقن معلم پاہارون کے ذریعہ 1942ء میں احمدیہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ ریاست کا عیسائی پیراماؤنٹ چیف Samba kai جماعت کا شدید مخالف تھا اور اُس نے نومبایعین کو سخت ایذائیں دینا اور جرمانے کرنا شروع کردیا۔ کبھی بیگار کے لئے انہیں کئی کئی دن تک گاؤں سے میلوں دُور بھیج دیتا۔ کبھی کینیما بلا کر ان سے مزدوروں کا سا کام لیتا حالانکہ وہ لوگ اپنے گاؤں کے معزز مالکان اراضی تھے۔

جب اس نے دیکھا کہ یہ مظالم بھی احمدیوں کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کرسکے تو اس نے گاؤں کی احمدیہ مسجد کو تالا لگوادیا۔ کچھ عرصہ میں بارش کی کثرت سے مسجد کی چھت گرگئی اور پھر دیواریں بھی منہدم ہوگئیں۔ احمدی اپنے مکانوں میں کبھی علیحدہ علیحدہ اور کبھی باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے کیونکہ ان کی بار بار درخواستوں کے باوجود پیرامونٹ چیف نے انہیں مسجد بنانے کی اجازت نہ دی بلکہ یہ بہانہ تراش کر سرکردہ احمدیوں کو تین روز کے لئے قید کردیا کہ احمدی انتظامی امور میں میری اتھارٹی تسلیم نہیں کرتے۔ قانوناً اسے اس سے زیادہ کسی کو قید کرنے کا اختیار ہی نہ تھا۔ پھر اس نے حیلوں بہانوں سے آئے دن احمدیوں سے جرمانے وصول کرنے شروع کردیئے نیز انگریز ڈسٹرکٹ کمشنر کو بھی جھوٹی اطلاع دیدی کہ ان احمدیوں کو لوکل نظام کی خلاف ورزی کرنے پر قید کیا گیا تھا۔

اُدھر احمدیوں کو پیرامونٹ چیف اور گاؤں کے نمبردار کے خوف کی وجہ سے کمشنر کے پاس شکایت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ لیکن جب مظالم کی انتہا ہوگئی تو انہوں نے حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم مبلغ انچارج سیرالیون سے حالات بیان کئے۔ وہ شدید بیمار تھے اس لئے مجھے وہاں بھجوادیا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ پیرامونٹ چیف کے پیچھے کینیما شہر کا کیتھولک مشن کارفرما ہے۔ ٹاؤن چیف کا کہنا تھا کہ اُس نے سب کچھ پیرامونٹ چیف کی ہدایات پر کیا ہے حالانکہ درپردہ احمدیت دشمنی میں وہ بھی کم نہ تھا۔ چنانچہ خاکسار چند سرکردہ احمدیوں کو ساتھ لے کر پیرامونٹ چیف کے پاس کینیما پہنچا۔ اس نے میرے سامنے ہی ان احمدیوں کو گندی گالیاں دیتے ہوئے الزام لگایا کہ احمدی اس کی عزت اور ریاستی نظام کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ مظلوم احمدی مشرکانہ قبائلی رسوم سے بیزار ہوکر توحید کے دلدادہ ہوگئے تھے اور جو کسی خفیہ سوسائٹی کے ممبر تھے انہوں نے اس سے بھی علیحدگی اختیار کرلی تھی۔

پیرامونٹ چیف کی ہٹ دھرمی دیکھ کر ہم انگریز ڈویژنل کمشنر کے پاس شکایت کرنے گئے۔ لیکن اتفاق سے اس وقت کینیما ڈویژن کا کمشنر بھی نہایت متعصب انگریز مسٹر کے سی ٹیلر تھا۔ وہ چیف کی حمایت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ مذہبی تنازعہ نہیں ہے، آپ لوگ عمداً اسے مذہبی رنگ دے رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے چیف کی اتھارٹی نہیں مانتے۔ بڑی بحث وتمحیص کے بعد میں نے امام پاہارون کو آگے کرکے کمشنر سے کہا کہ جب یہ شخص اپنی ذاتی زمین میں اپنے خرچ پر اپنے عقیدہ کے مطابق نمازیں ادا کرنے کیلئے مسجد بنانا چاہتا ہے تو ریاست کا چیف اجازت کیوں نہیں دیتا۔ مسجد کا معاملہ تو ریاستی معاملہ نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ چیف کی نافرمانی کرتے ہیں تو بے شک انہیں سزا دی جائے، ہم دخل نہیں دیں گے مگر عبادت کیلئے مسجد نہ بنانے دینا اور گاؤں کی پہلی مسجد کو بھی بند کرکے اسے منہدم کروادینا تو صریح ظلم ہے اور ایسا کرنے کی کھلی چھٹی دینا برٹش انصاف کی روایات کے صریح منافی ہے۔

کمشنر کے پاس معقول جواب نہیں تھا چنانچہ اسے ماننا پڑا کہ محض مسجد بنا کر وہاں امن سے عبادت کرنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر میرے کہنے پر اُس نے طوعاً وکرہاً چیف کو اس مفہوم کی گول مول سی چٹھی لکھ دی کہ جو احمدی نظام ریاست کی پابندی کرتے ہیں انہیں مانوکوٹو ہون میں اپنی مسجد بنانے اور اس میں نمازیں پڑھنے سے نہ روکا جائے۔ اس کے بعد چیف نے بھی مجبور ہوکر اجازت دیدی۔

پھر مانوکوٹو ہون (Manokotohun) کے احمدی احباب نے ایک ہی روز میں جگہ صاف کرکے مسجد کی تعمیر شروع کرنے کی تیاری کرلی اور چیف اور دیگر سربراہان علاقہ کے ایک جم غفیر کی موجودگی میں دعاؤں کے ساتھ مَیں نے مسجد کی بنیاد رکھ کر کام شروع کروادیا۔ احمدیوں نے شکرانہ کے طور پر ایک گائے ذبح کرکے تمام گاؤں کی دعوت کی اور پھر چند ہفتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کے وقارعمل اور مالی قربانیوں سے وہاں ایک وسیع مسجد بن گئی جس کا افتتاح حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم نے فرمایا۔ پھر وہاں جماعت نے اتنی ترقی کی کہ چند سالوں میں تعصب اور مخالفت بھی ختم ہوگئی۔ اس دوران وہ پیرامونٹ چیف بھی راہیٔ ملک عدم ہوگیا اور پھر وہاں ہمارے چیف ناصرالدین گامانگا مرحوم آف باجے بوکا ایک دوست چیف بنا جو باوجود عیسائی ہونے کے احمدیوں سے ہمیشہ رواداری اور انصاف کا برتاؤ کرتا رہا۔

حضرت میاں محمد حیات صاحبؓ

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ اکتوبر 2006ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت میاں محمد حیات صاحبؓ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں محمد حیات صاحب ولد نظام الدین صاحب موضع چک جانی ضلع جہلم میں قریباً 1864ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرکے ریلوے پولیس میں ملازم ہوگئے۔ 93-1892ء میں آپ بسلسلہ ڈیوٹی ریلوے سٹیشن بھیرہ میں متعین تھے کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا ایک اشتہار پڑھا۔ جس پر آپؓ نے خدمت اقدس میں لکھا کہ میرے پاس تلوار اور ڈھال ہے جہاں حضورؑ حکم کریں، حاضر ہوجاؤں۔ جواباً آپ کو حضور کی طرف سے ایک پوسٹ کارڈ آیا جس کے شروع میں علاوہ بسم اللہ کے کلمہ توحید بھی پورا درج تھا۔ حضور نے فرمایا ہمارا جہاد یہ ہے کہ اپنی جگہ سے تمام دنیا میں حق کی آواز پہنچائیں، درودشریف، لاحول اور استغفار بکثرت پڑھنے کی تاکید کی اور پانچوں نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی اور حتی المقدور تہجد پڑھنے کو بھی فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد آپؓ ملازمت سے مستعفی ہوکر قادیان آرہے اور کچھ عرصہ یہیں مقیم رہے۔ حضور علیہ السلام کو جب معلوم ہوا کہ آپؓ نوکری چھوڑ کر آئے ہیں تو حضورؑ نے دوبارہ ملازمت اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپؓ ضلعی پولیس میں بھرتی ہوگئے۔

آپؓ کے ساتھی آپؓ کی نیکی اور تقویٰ کے قائل تھے، فرصت کا وقت آپؓ تلاوت قرآن کریم اور کتب بینی میں خرچ کرتے، جب کبھی تفتیش کے لئے باہر جاتے اپنے کھانے کا بندوبست علیحدہ رکھتے یہاں تک کہ گاؤں والوں سے لسی تک لینے سے پرہیز کرتے۔ آپ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے، جہلم شہر میں بے دھڑک یہ فریضہ سرانجام دیتے۔ دین کے مقابلے میں دنیوی کاموں کو ثانوی حیثیت دیتے۔ جب سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے حلقہ غلامی میں آگئے حضور علیہ السلام کی محبت اور کشش رشتوں پر غالب آگئی۔ رخصت لیتے تو بجائے وطن جانے کے قادیان چلے جاتے۔ حضرت مسیح موعودؑ جب کرم دین کے مقدمے میں 1903ء میں جہلم تشریف لارہے تھے تو آپ نے حضور کی خدمت میں دن رات حاضر رہنے کے لئے رخصت حاصل کرلی۔ 1897ء میں حضورؑ نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' کے ضمیمہ میں اپنے 313 کبار صحابہ میں آپؓ کا نام 188ویں نمبر پر درج فرمایا ہے۔

7 مارچ 1907ء کو حضور علیہ السلام کو الہام ہوا پچیس دن یا یہ کہ پچیس دن تک۔ جس سے یہ تفہیم ہوئی کہ آئندہ پچیس دنوں تک کوئی نیا واقعہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ 31 مارچ 1907ء کو آسمان سے ایک شہاب ثاقب ٹوٹا جو ملک میں ہرجگہ دیکھا گیا، حضورؑ نے اپنی الہامی پیشگوئی کا ذکر اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں کرتے ہوئے پچاس سے زائد گواہیاں بھی درج فرمائی ہیں جن میں آپؓ کی گواہی بھی درج ہے۔

ملازمت سے فراغت کے بعد 1920ء میں آپ ہجرت کرکے قادیان چلے آئے اور سلسلہ کی اعزازی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ دین کی خدمت کے دوران اپنی ذات کو بالکل فراموش کردیتے۔ پیغامیوں کے فتنہ کا مقابلہ آپؓ نے ہرجگہ کیا۔

آپؓ نے 14 جولائی 1946ء کو وفات پائی اور قطعہ خاص بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کئے گئے۔

آپؓ کی اہلیہ حضرت رانی بی بی صاحبہؓ نے حضورؑ کے سفر جہلم کے دوران بیعت کا شرف پایا۔ اس بیوی سے حصول اولاد کے لئے حضرت میاں صاحبؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو حضورؑ کی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا عطا فرمایا۔ یہ بیٹے مکرم صوبیدار میجر محمد عبدالرحمٰن صاحب تھے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14؍جولائی 2006ء میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ سے متعلق ایک نظم ''روح آزادی'' شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خاک سے تیری اٹھائے گا خدا تیرے حلیف
تیرے خوں کے قطرہ قطرہ سے نئے عبداللطیف
آج تک ہے فصلِ گل تیری مہک سے آشنا
شیشۂ عطرِ محبت تھا دل صافی ترا
تُو جہادِ عشق میں غارتگرِ کبر و غرور
ذکرِ حق وردِ زباں سلطانِ جابر کے حضور
آج بھی مجھ کو ترے مقتل سے آتی ہے صدا
مجھ سے سیکھو سیکھنا چاہو جو آدابِ وفا
آہ کیا تاب و تبِ پرواز بال و پر میں تھی
روحِ آزادی ترے خاکستری پیکر میں تھی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3؍جولائی 2006ء میں مکرمہ امۃالباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

نعمتیں مولا کی ہم کر ہی نہیں سکتے شمار
ہم پہ بارش کی طرح لطف و کرم اترے ہیں
یہ جو منزل ہے یہ انعام ہے خیرات نہیں
آگ اور خون کے دریاؤں سے ہم گزرے ہیں
ایک ہی دُھن ہے کہ مالک کی رضا حاصل ہو
ہم سے جو بَن پڑا اس راہ میں کر گزرے ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
16th November 2007 – 22nd November 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 16th November 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:20	MTA Variety: a documentary on the building and construction of a Mosque in Pakistan.
01:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
03:00	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Spain.
03:40	Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare a variety of dishes.
03:55	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 198, recorded on 7th May 1997.
05:20	Rang-e-Bahar: a poetry recital with various poets on the occasion of Ansarullah sports rally 2007.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 6th May 2007.
08:10	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 96.
08:35	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:30	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 56 recorded on 3rd November 1995.
10:35	Indonesian Service
11:35	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:05	Tilaawat & MTA News
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
14:30	Dars-e-Hadith
14:45	Bengali Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking guests. Recorded on 9th November 1999.
15:45	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:15	Friday Sermon [R]
17:20	Spotlight: an interview with Dr Gopi Chand Narang, an Indian poet.
18:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 96
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. recorded on 07/09/07.
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Friday Sermon [R]
22:20	Food for Thought: a talk on various religious issues.
22:45	Urdu Mulaqa'at: session 56 [R]

Saturday 17th November 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 96
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:40	Spotlight: an interview with Dr Gopi Chand Narang.
03:30	Friday Sermon: recorded on 16/11/07.
04:50	Urdu Mulaqa'at: session 56
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Children's class with Huzoor. Recorded on 4th March 2006.
08:05	Tahir Heart Institute: documentary about the Tahir Heart Institute in Rabwah, Pakistan.
08:30	Friday Sermon: rec. 16/11/07 [R]
09:30	Seerat Sahabah Hadhrat Masih Maood (as)
09:50	Indonesian Service
10:55	French Service
12:00	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan
15:00	Children's Class [R]
15:55	Rang-e-Bahar: a poetry recital
16:35	Qur'an Quiz
16:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 16/02/1997. Part 1.
17:40	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
17:55	Australian documentary: Birds of Australia.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. recorded on 08/09/07.
20:40	International Jama'at News
21:10	Children's Class [R]
22:00	Tahir Heart Institute [R]
22:15	Qur'an Quiz [R]
22:45	Friday Sermon: rec. 16/11/07 [R]

Sunday 18th November 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Qur'an Quiz
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:30	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
03:00	Tahir Heart Insitute
03:35	Friday Sermon: rec. 16th November 2007.
04:35	Rang-e-Bahar: a poetry recital
05:25	Australian documentary: Birds of Australia
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor, recorded on 18th December 2004.
08:05	Eid Sermon: Eid sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th October 2007.
08:50	Learning Arabic: lesson no. 27
09:20	The Achievers edge
10:05	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 31st August 2007.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadi Muslim Community.
14:05	Friday Sermon: Rec. 16th November 2007.
15:10	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:10	Eid Sermon [R]
16:55	Learning Arabic: lesson no. 27.
17:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th November 1995.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:30	MTA International News Review
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:05	Eid Sermon [R]
23:00	Jihad: discussion programme

Monday 19th November 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:10	Friday Sermon: rec. 16th November 2007.
03:10	The Achievers edge
04:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th November 1995.
05:10	Jihad: discussion programme
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 21st November 2004.
08:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 75
08:25	Medical Matters: a series of health programme
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 14, Recorded on 08/12/1997.
09:55	Indonesian Service
10:55	Ghazwat-e-Nabi (saw)
11:55	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon: rec. 07/09/2007.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:05	Jalsa Salana Qadian 2006
16:50	Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:50	Medical Matters: health programme
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:10	Ghazwat-e-Nabi (saw)

Tuesday 20th November 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 75
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:35	Friday Sermon: rec. 7th September 2007.
03:35	Rencontre Avec Les Francophones
04:45	Medical Matters
05:25	Jalsa Salana Qadian 2006
06:00	Tilaawat, Dars & MTA News
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 13th May 2007.
08:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th November 1995. Part 2.
09:20	Discussion: an English discussion programme
10:20	Indonesian Service
11:15	Sindhi Service
12:10	Tilaawat, Dars & MTA News
13:15	Bangla Schomprochar
14:20	Jalsa Salana UK 2007: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th July 2007 from Hadeeqa-tul Mahdi.
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:00	Question and Answer session [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15	Jalsa Salana UK 2007 [R]

Wednesday 21st November 2007

00:00	Tilaawat, Dars & MTA News
00:55	Learning Arabic: lesson no. 28
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
03:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th November 1995. Part 2.
04:30	Jalsa Salana UK 2007: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th July 2007 from Hadeeqa-tul Mahdi.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 19th March 2006.
08:15	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1995.
10:10	Indonesian Service
11:10	Swahili Muzakarah
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 3rd August 1984.
15:05	Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Dr. Abdul Khaliq Khalid at Jalsa Salana Germany 2006.
15:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:50	Australian Documentary
17:25	Question and Answer session [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:35	MTA International Jamaat News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:10	Jalsa Salana Speeches [R]
22:55	From the Archives [R]

Thursday 22nd November 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:55	Hamaari Kaenaat: a series of Urdu programmes about the universe.
02:55	Australian documentary: a documentary about Camels.
03:25	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 3rd August 1984.
04:40	Kasauti: a quiz programme.
05:15	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor, recorded on 29th January 2005.
07:55	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 5th February 1994.
08:45	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Denmark.
09:05	Speech: a speech on the topic of the truth of the Promised Messiah (as).
10:05	Indonesian Service
11:00	From our kitchen to yours: a culinary programme teaching how to prepare a variety of sweet dishes.
11:40	Pushto Muzakarah
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon, delivered on 16th November 2007.
14:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th May 1997.
15:15	Huzoor's Tours [R]
15:35	Truth of the Promised Messiah [R]
16:40	English Mulaqa'at [R]
17:45	Rang-e-Bahar: a poetry recital
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA News Review
21:05	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:10	Truth of the Promised Messiah (as) [R]
23:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 Friday 09 November, 2007 Issue No. 45

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت امیرالمومنین مصلح موعودؓ کا دائمی پیغام عید

یکم اکتوبر 1943ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان کی قدیم عیدگاہ میں عیدالفطر کا ولولہ انگیز خطبہ ارشاد فرمایا۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس ناچیز کو اس تاریخی خطبہ کے سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضورؓ نے منبر پر رونق افروز ہونے کے بعد ابتدا میں دوسری جنگ کے عالمی اثرات کا ذکر فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے پس منظر پر روشنی ڈالی کہ ؎

یہ حکم سُن کے جو بھی لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

ازاں بعد حضور پُرنور نے نہایت پُرجلال اور پُرشوکت انداز میں ارشاد فرمایا:

’’آج اسلام کی ترقی کے لئے چاروں طرف تلوار کا راستہ بند اور مسدود ہو چکا ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے جہازوں اور ہوائی جہازوں کا راستہ بند اور مسدود ہو چکا ہے۔ ایک ایک قلعہ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنے خون کو بہا کر قائم کیا تھا۔ آج مسمار ہوتا نظر آ رہا ہے اور تلواروں، بندوقوں، توپوں اور ہوائی جہازوں سے ان قلعوں کو محفوظ رکھنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ لیکن اسی دنیا کے پردہ پر ایک احمدیہ جماعت ایسی ہے جو اپنے دلوں پر یہ یقین اور ایمان رکھتی ہے کہ توپوں کے ذریعہ سے نہیں، بندوقوں کے ذریعہ سے نہیں، ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے نہیں بلکہ تبلیغ اور تعلیم اور وعظ ونصیحت کے ذریعہ سے پھر دوبارہ ان گرتے ہوئے قلعوں کی تعمیر کی جائے گی۔ پھر دوبارہ اسلام کے احیاء کی کوشش کی جائے گی۔ پھر دوبارہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کو کسی چوٹی پر نہیں، کسی پہاڑ پر نہیں، کسی قلعہ پر نہیں بلکہ دنیا کے قلوب پر گاڑا جائے گا۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ دلوں پر گاڑا ہوا جھنڈا اس جھنڈے سے بہت زیادہ بلند اور بہت زیادہ مضبوط اور بہت زیادہ پائیدار ہوتا ہے جسے کسی پہاڑی کی چوٹی یا قلعہ پر گاڑ دیا جائے۔ پس آج اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ میں لگ جائے اور غیر احمدیوں کو بھی تلقین کرے کہ وہ دوسرے مذاہب والوں کو تبلیغ کیا کریں۔ کیونکہ گو احمدیت اور عالم مسلمانوں کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے مگر پھر بھی بہت سے مشترکہ مسائل ایسے ہیں جن میں ہمارا اور ان کا یکساں عقیدہ ہے۔ پس اگر غیر احمدی بھی تبلیغ کرنے لگ جائیں اور وہ غیر مذاہب والوں کو داخل اسلام کریں۔ تو گو یا وہ حقیقی اسلام سے پھر بھی دور ہوں گے۔ مگر ہمارے نقطہ نگاہ سے وہ پہلے کی نسبت اسلام سے بہت زیادہ قریب ہو جائیں گے۔ آخر ہر جگہ ہم ہندوؤں میں تبلیغ نہیں کر سکتے، ہر جگہ ہم سکھوں میں تبلیغ نہیں کر سکتے، ہر جگہ ہم چینیوں میں تبلیغ نہیں کر سکتے، ہر جگہ ہم زرتشتیوں میں تبلیغ نہیں کر سکتے، ہر جگہ ہم بدھوں میں تبلیغ نہیں کر سکتے بلکہ سینکڑوں ایسے مقامات ہیں جہاں ایک بھی احمدی نہیں۔ پس اگر ہم ہی تبلیغ کریں تو ایک وسیع میدان تبلیغ سے خالی پڑا رہے گا۔ لیکن اگر ہم ہر غیر احمدی کو سمجھانے کی کوشش کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جہاد سے منع کیا تھا تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ تم اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جاؤ اور اسلام کی ترقی کے لئے کوئی کوشش نہ کرو بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو بجائے تلوار کے ذریعہ پھیلانے کے دلائل وبراہین اور تبلیغ کے ذریعہ پھیلاؤ۔ اور اس لحاظ سے اب تمہارا بھی فرض ہے کہ تم یہی ہتھیار لے کر گھر سے نکلو اور ہر غیر مسلم کو تبلیغ کے ذریعہ اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کرو تو اس کے بعد جو لوگ ان غیر احمدیوں کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوں گے گو وہ اس نام نہاد اسلام میں داخل ہوں گے جس میں قسم قسم کی غلطیاں پیدا ہو چکی ہیں لیکن پھر بھی وہ حقیقی اسلام کے پہلی کی نسبت بہت زیادہ قریب ہو جائیں گے۔ پس صرف خود ہی تبلیغ نہ کرو بلکہ ہر غیر احمدی کو جو تمہیں ملتا ہے سمجھاؤ اور اسے بتاؤ کہ آج اسلام کی ترقی کا صرف یہی ایک حربہ رہ گیا ہے اس کے سوا اور کوئی ذریعہ اسلام کی ترقی کا نہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے جسے دین سے پیار ہے، جسے دیانت سے پیار ہے، جس کے اندر نورِ ایمان اور نورِ اخلاص پایا جاتا ہے۔ اب اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے دل کو استوار کر کے ؎

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیحؑ ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

اب اس کا یہی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کر دے اور لوگوں کو بتائے کہ یہ وقتِ مسیحؑ ہے۔ جنگ وجدل کا زمانہ گزر گیا۔ اب تلوار کا زمانہ نہیں بلکہ تبلیغ کا زمانہ ہے۔ پس ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ دن کو بھی تبلیغ کرے اور رات کو بھی تبلیغ کرے۔ صبح کو بھی تبلیغ کرے اور شام کو بھی تبلیغ کرے اور جب عملی رنگ میں تبلیغ نہ کر رہا ہو تو دماغی رنگ میں تبلیغ کے ذرائع پر غور کرتا رہے۔ گو یا اس کا کوئی وقت تبلیغ سے فارغ نہ ہو۔ اور وہ رات اور دن اسی کام میں مصروف رہے۔ مگر یاد رکھو تبلیغ وہی ہے جو حقیقی معنوں میں تبلیغ ہو۔ بحث مباحثہ کا نام تبلیغ نہیں۔ مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح تم اس سانپ کو مارنے کی فکر میں لگ جاتے ہو جو تمہارے گھر میں نکلے اسی طرح اگر تمہارے دلوں میں نورِ ایمان پایا جاتا ہے تو تم بحث مباحثہ کو اسی طرح کچل دو جس طرح سانپ کا سر کچلا جاتا ہے۔ جب تک تم میں بحث ومباحثہ رہے گا اس وقت تک تمہاری تبلیغ بالکل محدود رہے گی اور تمہارا مشن ناکام رہے گا۔ اگر تم اپنی تبلیغ کو وسیع کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنے مشن میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو تم بحث مباحثہ کو ترک کر دو۔ جس دن تم تبلیغ کے لئے صحیح معنوں میں نکلو گے اور اپنے دلوں میں لوگوں کے لئے درد اور سوز بھر کر اُن تک پہنچو گے وہی دن تمہاری کامیابی کا دن ہوگا۔ اور اسی دن تم صحیح معنوں میں تبلیغ کرنے والے قرار پاسکو گے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تمہارے سامنے خدا تعالیٰ نے جو راستہ کھولا ہے اس پر چل پڑو اور اپنے دائیں بائیں مت دیکھو کہ مومن جب ایک صحیح راستہ پر چل پڑتا ہے تو اپنے ایمان اور اخلاص کے لحاظ سے وہ کسی اور طرف دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میرا کام یہی ہے کہ مَیں اس راستہ پر چلتا چلا جاؤں اور درمیان میں آنے والی کسی روک کی پروا نہ کروں۔ وہ بہادر اور نڈر ہو کر سچائی دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے‘‘۔ (خطبات محمود حصہ اول صفحہ 265-264۔ ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

❁❁❁❁❁❁❁❁

کینیڈا میں ’’احمدیہ پارک‘‘ کا افتتاح

10 ستمبر 2007ء شام سات بجے صوبہ اونٹاریو کے وان (Vaughan) شہر میں پیس ویلج اور مسجد بیت الاسلام سے ملحق، احمدیہ آبادی کے عین وسط میں وان شہر کی میئر عزت مآب لنڈا جیکسن (Her Worship Linda Jackson) نے ایک خوبصورت پارک کا افتتاح کیا۔ وان شہر کی بلدیہ نے اتفاق رائے سے اِس کا نام ’’احمدیہ پارک‘‘ رکھا ہے۔ احمدیہ پارک اِس اعتبار سے دنیا کے نقشے پر اپنی نوعیت کا پہلا پارک ہوگا جسے کسی حکومتی ادارے نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے حوالہ سے یہ مبارک نام دیا ہے۔ الحمد لله علی ذالک۔

احمدیہ پارک سات ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اِس میں باسکٹ بال، فٹ بال اور ٹینس کورٹس کے علاوہ بچوں کی تفریحی کھیلوں کا خصوصی حصہ بھی شامل ہیں۔ اس پارک کی تزئین وآرائش پر چھ لاکھ ڈالر خرچ آیا جس کا بیشتر حصہ تعمیراتی اداروں اور بقیہ وان شہر کی بلدیہ نے ادا کیا۔ احمدیہ پارک کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ معذور لوگوں یعنی وہیل چیئر پر آنے والوں کے لئے رسائی کی سہولتیں بھی موجود ہیں۔ اسی طرح عمر رسیدہ لوگوں کے لئے بھی سہولت موجود ہے۔

احمدیہ پارک کے افتتاح کے موقع پر اس حلقہ کی آبادی میں غیر از جماعت کے علاوہ احمدی احباب وخواتین اور بڑی تعداد میں بچوں نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ شہر ’’وان‘‘ کے کونسلرز، ریجنل کونسلرز اور جماعت احمدیہ کے معززین نے اِس خوبصورت تقریب میں حصہ لیا۔ شہر ’’وان‘‘ کی میئر عزت مآب لنڈا جیکسن نے اپنی افتتاحی تقریب میں خطاب کیا اور کہا کہ ’’بلدیہ وان‘‘ یہ پارک آپ کی کیمیونٹی کے سپرد کرتی ہے جب کہ اس کی دیکھ بھال اور دیگر اخراجات سٹی آف وان ہی برداشت کرے گی۔ آپ نے کہا کہ اس پارک میں احباب وخواتین، بوڑھے اور بچے اپنے پروگرام پر امن طریق سے انجام دے سکتے ہیں اور یہ پارک آپ سب کے لئے ہے۔ شہر وان کی میئر نے انتہائی خوشی اور مسرت کے جذبات سے پارک کا تحفہ شہریوں کے حوالہ کیا۔ میئر کے خطاب کے بعد اس حلقہ کے وارڈ نمبر 1 کے کونسلر جناب پیٹر میفی (Peter Meffe) نے اپنے محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا۔ کونسلر کی تقریر کے بعد ریجنل کونسلر جناب ماریو فیری (Mario Ferri) نے بھی پر جوش خطاب کیا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا نے وان شہر کی بلدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر امن وسلامتی کی علمبردار ہے اور ہمیں اِس بات پر فخر ہے کہ اِس پارک کا نام جماعت احمدیہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔

احمدیہ پارک کے افتتاح کے موقع پر روایتی ربن کاٹنے کی تقریب کے بعد بچوں اور بڑوں میں شہر وان کی طرف سے آئس کریم پیش کی گئی۔ یہ شام احمدی حضرات کے لئے نہایت خوشی اور مسرت کی شام تھی۔ رات کے وقت کینیڈین ٹیلی ویژن پر خبروں کی نشریات کے دوران احمدیہ پارک کے افتتاح کی تقریب کا تذکرہ کیا گیا اور اس کی چند جھلکیاں دکھائی گئیں۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف، نمائندہ خصوصی)

❁❁❁❁❁❁❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)